ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا

اے ہمارے رب ہم نے سنا ایک منادی (مہدی) کو جو ایمان کی ندا کر رہا تھا کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے

الحمد للہ والمنۃ

رسالہ شرد آیات

182

مولفہ

حضرت بندگی میاں عبدالغفور سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

منجانب دار الاشاعت کتب سلف صالحین جمعیتہ مہدویہ ادارہ زمتا پیو مشیرآباد حیدرآباد دکن

بار دوم در ۱۳۸۶ھ

اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار میں طبع ہوا

ہژدہ آیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی وهب الایمان علی
تصدیق النبوة و اعطی نور الهدایة
علی انقیاد الولایة وقدر تقدیرهما
لشخص مکمل وهو نبینا محمد صلی الله علیه
وسلم کما قال[2] الولایة افضل من النبوة
فظهر من ذلك مقامان له یعنی مظهر
النبوة ومظهر الولایة فختم النبوة
علی زمانها مع علامة الخاتم علی کتف
نبینا صلی الله علیه وسلم لصحة النبوة و
کذا ختم الولایة علی عصرها مع علامة
الخاتم علی کتف المهدی الموعود رضوان الله
علیه لصحة الولایة وهما واحد فی
الحقیقة فافهم جدا فانه بین وصلی الله
علی خیر[1] خلقه محمدین وعلی آلهما
واصحابهما اجمعین اما بعد فیقول
المفتقر الراجی الی حضرة الصمدیة
عبد الغفور السجاوندی غفر الله له و

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نبوت کی تصدیق
پر ایمان بخشا اور ولایت کی فرمانبرداری پر نور ہدایت
عطا فرمایا اور ان دونوں کی ایک مقدار خاص مقرر کیا ایک
کمل ہستی کے لئے اور وہ ہمارے نبی محمد صلعم ہیں چنانچہ
فرمایا نبی[2] نے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے پس اس
حدیث سے آنحضرت کے دو مقام ظاہر ہوئے
یعنی مظہر نبوت اور مظہر ولایت پس صحت نبوت
کے لئے ہمارے نبی کے شانہ پر مہر نبوت کی علامت
دی جا کر نبوت اپنی ختمیت کے زمانہ میں ختم کی گئی
اور اسی طرح صحت ولایت کے لئے مہدی موعود
کے شانہ پر مہر ولایت کی علامت دی جا کر ولایت
اپنی ختمیت کے زمانہ میں ختم کی گئی اور یہ دو نور (محمد
و مہدی علیہما السلام) اصل میں ایک ہیں۔ پس
بخوبی سمجھ لو کہ یہ بات ظاہر ہے اور درود نازل کرے
اللہ اپنے خیر[1] خلق ہر دو محمد اور ان دونوں کی تمام آل
واصحاب پر حمد وصلوٰۃ کے بعد کہتا ہے فقیر امیدوار
درگاہ صمدیت کا عبد الغفور[2] سجاوندی مغفرت کرے

---

[1] خیر بمعنی افعل لا یثنی ولا یجمع (از منتهی الارب فی لغات العرب ربع اول) افعل

[1] خیر جو افعل کے معنی میں ہو اس کا تثنیہ اور جمع نہیں آتی (از منتہی الارب) افعل مذکر کے لئے ہے اور فعلی مونث

لوالدیہ ولاولادھما اجمعین انی اردت ان اوضح نقول صاحب الزمان خلیفۃ الرحمان وھو المھدی الموعود علیہ الرضوان ما ورد فی القرآن بنقل مشہور وھو ثمانی عشرۃ اٰیۃ بعضھا مختصۃ لذات المھدی الموعودؑ بعضھا متعینۃ لقومہ مستعینا باللہ ان یعصمنی من وسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس مسئولا بہ بار یذیقنی من مشرب ولایۃ ما اعطی لمن یتبع الھدایۃ ھم خیر الاناس اولھا فی سورۃ البقر فی الربع الرابع من الجزء الاول قولہ تعالیٰ ومن ذریتی روی عن المھدی الموعود علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالیٰ امرلی

اللہ اس کی اور اس کے ماں باپ کی اور ان دونو کی اولاد کی تحقیق میں نے ارادہ کیا توضیح کروں صاحب الزماں خلیفۃ الرحماں مہدی موعود علیہ الرضواں کے نقول کی ایسے نقول مشہور جو قرآن سے متعلق ہیں اور وہ اٹھارہ آیتیں ہیں جن میں بعض مہدی موعودؑ سے مختص ہیں اور بعض آپ کی قوم (صحابہ) سے مخصوص ہیں مدد چاہتے ہوئے اللہ سے کہ وہ مجھے محفوظ رکھے وسواس خناس سے جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں اور وہ خناس جنات میں سے بھی ہے اور انسانوں میں سے بھی اور چاہتا ہوں اللہ سے کہ وہ مجھے ولایت کے گھونٹ سے وہ ذائقہ چکھائے جو دیتا ہے ان لوگوں کو جو پیروی کرتے ہیں ہدایت کی اور یہی لوگ بہترین انسان ہیں سب سے پہلی آیت سورۂ بقر میں جزء اول کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن ذریتی مہدی موعود

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۲) للمذکر و نعلی للمونث وانکان بحسب الاصل فیدخل فیہ خیر و شر لکونھما فی الاصل اخیر واشر تخفیفا بالحذف لکثرۃ الاستعمال (از شرح ملا جامیؒ) ای المستعملین بین المستوی فیہ المذکر والمونث ؎۱ نقلست کہ شاہ عبدالمجید سجاوندیؒ را دو پسران بودند یکی میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ دوم میاں عبدالغفور سجاوندیؒ

(از تاریخ سلیمانی چمن سوم گلشن نہم)

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۲) کے لئے اور اگر وہ بحسب اصل ہو تو اس میں خیر و شر بھی داخل ہیں اس سبب سے کہ یہ دونوں اصل میں اخیر اور اشر تھے کثرت استعمال سے مخفف ہوئے (از شرح ملا جامیؒ) یعنے یہ دونو اسم موصول مَنْ کی طرح جس میں مذکر اور مونث دونو مساوی ہیں مستعمل ہوتے ہیں ؎۱ نقل ہے کہ شاہ عبدالمجید سجاوندیؒ کے دو فرزند تھے ایک میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ اور دوسرے میاں عبدالغفور سجاوندیؒ۔

(عہ حاشیہ صفحہ ۴ پر) (از تاریخ سلیمانی چمن سوم گلشن نہم)

ان الامام المسلم الذی دعیٰ ابراھیمؑ من ذریتہ ھو ذاتلک فقط لاغیر۔ اقول الحق ما قال لان الالفاظ تدل علی تقدیر الامام الواحد لانہ نکرۃ وقعت فی الکلام المثبت فیدل علی فرد غیر متعین وعطفہ علی المحذوف تقدیرہ اجعلنی اماما ومن ذریتی اماما فیثبت من ذلک اماما واحد یبعث بعدہٗ علیہ السلام ان قدر فی الانبیأ ممن ھو مخصص من بینہم لو قلنا انہ موسیٰ علیہ السلام لورد السوال فلم لا یکون عیسیٰؑ ولو قلنا انہ عیسیٰ علیہ السلام فکذالک ولو قلنا انہ ولی من اولیاء الماضیۃ لورد السوال مثل ذلک وان قدر ھو ولی من اولیاء ھذہ الامۃ فسلم

سے روایت کی گئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا کہ وہ مسلم امام جس کے اپنی ذریت میں سے ہونے کے لئے ابراہیم نے دعا کی وہ فقط تیری ہی ذات ہے نہ کہ کوئی اور۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امام نے فرمایا کیوں کہ الفاظ ایک امام کی تقدیر پر دلالت کرتے ہیں کیوں کہ وہ نکرہ ہے جو کلام مثبت میں واقع ہوا ہے پس وہ غیر متعین پر دلالت کرتا ہے اور اس کا عطف محذوف پر ہے تقدیر اس کی یہ ہے اجعلنی اماماً ومن ذریتی اماما یعنے مجھے امام بنا اور میری ذریت میں سے ایک امام بنا پس ثابت ہوا اس سے ایک امام جو مبعوث ہو ابراہیم کے بعد اگر وہ مقدر رکھا جائے۔ انبیاء میں تو وہ ہوگا جو انکے درمیان تخصیص یافتہ ہے اگر ہم کہیں کہ وہ موسیٰ ہیں تو سوال وارد ہوتا ہے کہ عیسیٰ کیوں نہیں اور اگر ہم کہیں کہ وہ عیسیٰ ہیں تو سوال وارد ہوتا ہے کہ موسیٰ کیوں نہیں اور اگر ہم کہیں کہ گزشتہ اولیاء میں سے کوئی ولی ہے اور کسی ایک ولی کو خاص کر دیتے ہیں تو سوال وارد ہوتا ہے کہ دوسرا ولی کیوں نہیں اور اگر اس

(سلسلہ حاشیہ بر صفحہ ۳)۔ واذ ابتلی ابراھیم ربہٗ بکلمٰت فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماماً قال ومن ذریتی (جزء ا رکوع ۱۵) اور جب آزمایا ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں تو ابراہیم نے پورا کر دکھایا انکو اللہ نے فرمایا میں بنانے والا ہوں تجھکو لوگوں کا امام ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد میں سے۔ ۵۔ چنانچہ حضرت مولانا رومؒ نے فرمایا ہے کہ :-

زامتان اوست بدر اولیا (اے محمدؐ) آپ کی امت سے بدر اولیا مہ ہیں۔

فضل او دابر جمیع انبیاء جن کو (آپکے سوائے) تمام انبیاء پر فضیلت ہے

وهو المهدی الموعودؑ لان امامته متفق
علیه والدلیل ظاهر فی سیاق
الآیة لان ابراهیم علیه
السلام طلب امة مسلمة من
ذریته وهی امة محمد صلی الله
علیه وسلم وطلب بعث رسول فیهم
لعصمتها وهو محمد صلی الله علیه و
سلم فظهر من ذلك ان المدعو هو
ایضاً من هذه الامة لعصمتها
وهو المهدی الموعود کما قال بمراد الله
تعالی هو هذا الذات لاغیر لانه
عالم ربانی کاشف الاسرار کتاب الله مالم
یکشف لغیره بعد نبینا صلعم وقوله
دلیل قطعی واجب التصدیق بالاخلاق
التی اوجبت قبول قول الانبیاء کما هو
مذکور فی کتب العقائد ما ثبت باقوال
الصادق صدق فتامل وانصف ولاتعتسف
فانه بین قال لاینال عهدی الظالمین
ای قال الله تعالی لابراهیم علیه السلام (جزء اول رکوع ۱۵)
عهدت معك یا ابراهیم انی
اجعل فی ذریتك اماما لافادة المسلمین
المطیعین بحکم الازل ولکن لاینال
افادة هذا الامام الظالمین ای المنکرین
المعدولین عن طاعته والمعرضین فیما
یتحققه من ربه وهو الظلم علی انفسهم

امامت کے اولیاء میں سے کوئی ولی مراد لیا جائے تو یہ
مسلم ہے اور وہ مہدی موعود ہیں کیونکہ ان کی امامت
متفق علیہ ہے اور دلیل ظاہر ہے جو سیاق آیت
میں ہے کیوں کہ ابراہیمؑ نے اپنی ذریت میں سے امت
مسلمہ کو طلب کیا ہے اور وہ امت محمدؐ ہے اور انکی
حفاظت کے لئے ان میں سے ایک رسول کو بھیجنے کے
لئے طلب کیا وہ محمدؐ ہیں پس اس سے ظاہر ہوا کہ
جن کو ابراہیمؑ نے طلب کیا اس امت کی حفاظت
کیلئے وہ مہدی موعودؑ ہیں چنانچہ امامؑ نے اللہ کی مراد
کا بیان فرمایا کہ وہ یہی ذات ہے نہ کہ غیر کیونکہ آپ
عالم ربانی اور کتاب اللہ کے ان اسرار کو کھولنے
والے ہیں جو ہمارے نبیؐ کے بعد کسی اور پر نہیں کھولے
گئے اور حضرت مہدیؑ کا قول دلیل قطعی اور واجب
التصدیق ہے بسبب ان اخلاق کے جنھوں نے انبیاء
کے قول کے قبول کرنے کو واجب کر دیا جیسا کہ کتب
عقاید میں مذکور ہے کہ جو چیز مخبر صادق کے اقوال سے
ثابت ہو وہ سچ ہے پس غور کرو اور انصاف کرو
اور کج روی مت کرو کیونکہ یہ بات ظاہر ہے اللہ تعالی
نے فرمایا کہ میرا عہد ظالمین کو نہیں پہنچیگا یعنے اللہ تعالے
نے ابراہیم سے فرمایا کہ اے ابراہیم میں نے تجھ سے عہد
کیا ہے کہ میں تیری ذریت میں حکم ازل سے اطاعت
گزار مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے امام بناؤں گا لیکن
اس امام کی فائدہ رسانی ظالمین کو نہیں پہنچیگی ظالمین سے
مراد انکار کرنے والے ہیں جو اس امام کی اطاعت سے
پھرے ہوئے ہیں اور وہ امام اپنے رب کی طرف سے

ایضاً قال اذا اراد اللہ تعالیٰ ان یجعل ابراہیم
اماماً للناس فامتحنہ باداء
کلمات لیثبت لصحۃ الامامۃ
فاتمھن کما امر اللہ لہ
باداءھا وھو قولہ تعالیٰ
واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات
فاتمھن. قال اکثر المفسرین ھی
عشر کلمات خمس فی الراس الفرق
والاستنشاق والمضمضۃ وقص
الشارب والسواک وخمس فی
الجسد نتف الابط وتقلیم الاظفار
وحلق العانۃ والختان والاستنجاء
وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ھی
ثلثون سہما من الشرائع عشرۃ
فی سورۃ المومن قد افلح
المومنون الی اخرہ وعشرۃ
فی الاحزاب ان المسلمین والمسلمات
الی اخرہ وعشرۃ فی المعارج الا
المصلین الذین ھم الی اخرہ و
عن المہدی الموعود انہا اربعون
الثلثون مذکور فی قول ابن عباس
رضی اللہ عنہما والباقی فی وصف
عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا
وقال فیہ دلیل علی صحۃ الامامۃ
یعنی ان اللہ تعالیٰ لایجمع الاوصاف

جن باتوں کی تحقیق کو پیش کرتا ہے ان سے منہ پھیرنے
والے ہیں اور وہی ان کا اپنے آپ پر ظلم کرنا ہے اور نیز
فرمایا جب کہ ارادہ کیا اللہ نے کہ بنا دے ابراہیم کو لوگوں
کا امام پس آزمایا آپ کو صحت امامت کے لائق چند
باتوں کی ادائی میں پس ان باتوں کو ابراہیم نے
پورا کیا جیسا کہ اللہ نے ان باتوں کو پورا کرنے کا حکم
دیا اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور جب کہ آزمایا ابراہیم
کو اس کے رب نے چند باتوں میں تو ان کو پورا کیا اکثر
مفسرین نے کہا ہے کہ وہ دس باتیں ہیں جن میں سے
پانچ سر کے متعلق ہیں مانگ نکالنا اور ناک میں پانی
لینا اور کلی کرنا اور مونچھیں کترانا اور مسواک کرنا اور
پانچ باتیں دھڑ سے متعلق ہیں بغل کے بال لینا اور
ناخن تراشنا اور زیرناف کے بال لینا اور ختنہ
کرنا اور نجاست پاک کرنا اور ابن عباس سے مروی
ہے کہ وہ باتیں معاملات شرعی میں سے تیس حصے
ہیں جن میں سے دس سورۂ مومن میں قد افلح
المومنون الخ اور دس سورۂ احزاب میں ان
المسلمین والمسلمات الخ میں ہیں اور دس سورۂ
معارج میں الا المصلین الذین ھم الخ میں ہیں
اور حضرت مہدی موعودؑ سے مروی ہے کہ وہ باتیں
چالیس ہیں پس وہ ہیں جو ابن عباسؓ کے قول
میں مذکور ہیں اور باقی آیت عباد الرحمن
الذین یمشون علی الارض ھونا میں عباد الرحمان
کے اوصاف میں ہیں اور امامؑ نے فرمایا کہ اس میں امامت
کی صحت پر دلیل ہے یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ امام کے

المذکورة فی غیر الامام ومن اراد ان
یطلب دلیلا علی صحة امامتی
فلہ ان ینظر ما فی ان وجد قبل
اقول وقد حلی اللہ ذاتہ بحلیة
اوصاف المذکورة لیعاین بہا
ارباب البصائر ویتلذذوا بہا
حتی یقولوا ما ھذا بشر وثانیہا
فی سورة آل عمران فی الربع الثالث
من الجزء الثالث قولہ تعالی
فان حاجوک فقل اسلمت
وجھی للہ ومن اتبعن روی عن
المہدی الموعود علیہ السلام انہ
قال ان اللہ تعالی امرلی
ھذا من خاص والمراد
منہ ذاتک فقط لا غیر
اقول الحق ما قال لان القرینة
علی اختصاصہ موجودة فی
بیان الآیة وھی خصومة
اھل الزمان للنبی بعد
استماع الدعوة وتسلیمہ
علیہا بامر اللہ تعالی والتابع
ینبغی کذلک وھو المہدی
الموعود علیہ السلام لان
دعوتہ وتسلیمہ بامر اللہ
تعالی کما قال فان حاجوک

سوائے کسی دوسرے میں اوصاف مذکورہ جمع نہیں کرتا
اور جو شخص میری امامت کی صحت پر دلیل کا طالب
ہو اس کو چاہیئے کہ وہ میری ذات میں غور کرے
اگر ان باتوں کو پائے تو قبول کرے میں کہتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ نے اوصاف مذکورہ کے زیور سے امام کی
ذات مبارک کو مزین فرمایا تاکہ ارباب بصیرت ان
اوصاف کا معائنہ کریں اور ان کو دیکھکر متلذذ ہوں
یہاں تک کہ وہ کہدیں کہ یہ بشر نہیں ہے۔ اور
دوسری آیت سورہ آل عمران میں
تیسرے جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے فان حاجوک الخ پس اگر وہ تجھ
سے جھگڑا کریں تو تو کہدے کہ میں تو
اپنے کو متوجہ کر چکا ہوں اللہ کی طرف اور وہ بھی
متوجہ کردے گا اپنے کو اللہ کی طرف جو میری پیروی
کرنے والا ہے۔ حضرت مہدی موعودؑ سے روایت
کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے
حکم کیا کہ یہ من (من اتبعن کا من) خاص ہے
اور اس سے مراد صرف تیری ذات ہے کوئی اور نہیں
میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امام نے فرمایا کیونکہ
قرینہ اسکی خصوصیت پر آیت کے بیان میں موجود ہے اور یہ
خصوصیت تھی اہل زمانہ کی خصومت اور دشمنی نبی سے دعوت
سننے کے بعد اور آپکا ان لوگوں کی خصومت پر اللہ کے حکم سے
راضی برضا ہو جانا اور تابع کو چاہیئے کہ وہ ایسا ہی
ہو اور وہ ذات مہدی موعودؑ کی ہے کیونکہ آپکی
دعوت اور خدا کے حکم سے راضی برضا ہو جانا ایسا

ای فان خاصموك اهل الكتب
على صحة نبوتك وصدق كتابك
بعد اداء التبليغ فقل ای فقل
لهم انی بلغت لسكوما ارسلت
به ولكنكم لا تؤمنون بی
وبكتابی مع علمكم انه الحق
من ربكم حسدا او عنادا اسلمت
وجهی لله ای اخلصت ذاتی لله
واسلمت انا ومن اتبعن
ايضا اخلص ذاته لله تعالى
كاخلاصی اياه اذ حاجه
مخالفوه فعلم من ذلك ان
تابع المتبوع مفروض الدعوة
مفترض الطاعة ومستوفی
جميع الحالات كما علم من
كشف الحقائق فيما ورد على
خصائصه فی بيان استخراج
الانوار والارواح من نور المحمدی
وهو قوله فقام منه روح
المهدی كما قام الولد من
الام فلما اعطی النبی عليه
السلام نبوته اعطی المهدی
ولايته فذاته كذات
النبی وحزبه كحزب النبی
وصبره كصبر النبی وتوكله

ہی ہے جیساکہ فرمایا فان حاجوك یعنی اگر
اہل کتاب تیری نبوت کی صحت اور تیری کتاب
کی صداقت پر ادائے تبلیغ کے بعد تجھ سے جھگڑا کریں
تو اے محمد تو کہدے یعنی پس تو ان سے کہدے کہ
میں نے تمہارے پاس اس چیز کو پہنچا دیا جس کیساتھ
میں رسول بنا کر بھیجا گیا لیکن تم اپنے اس علم کے
باوجود کہ وہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے
حسد و عناد کی وجہ سے مجھ پر اور میری کتاب پر
ایمان نہیں لاتے ہو میں نے جھکا دیا اپنے چہرہ کو
اللہ کے لئے یعنے خالص کر دیا میں نے اپنی ذات
کو اللہ کے لئے اور اسلام لایا میں اور وہ بھی اسلام
لائیگا جو میری پیروی کرے گا یعنے وہ خالص کریگا
اپنی ذات کو اللہ کے لئے مانند خالص کرنے مرے
اپنی ذات کو اللہ کے لئے جب کہ جھگڑا کرینگے
اس سے اس کے مخالفین پس اس سے معلوم ہوا
کہ یہاں متبوع کا تابع مفروض الدعوت اور مفترض
الطاعت اور جمیع حالات میں وہ اپنے متبوع
کے برابر ہے جیسا کہ کشف الحقائق میں مذکورہ
آپ کی خصوصیات سے معلوم ہوتا ہے جو نور محمدی
سے ارواح وانوار کے استخراج کے بیان میں
مذکور ہیں اور وہ قول مصنف کا ہے کہ اسی سے
روح مہدی قیام پذیر ہوئی جیسا کہ قیام پذیر ہوتا
ہے بچہ اپنی ماں سے پس نبی کو جب آپکی نبوت
دیگئی تو مہدی کو نبی کی ولایت دیگئی پس مہدی
کی ذات نبی کی ذات کے مانند ہے اور مہدی

كتوكل النبي وفي اكثر حال كان سواء
له فثبت من ذلك ان النبي و
المهدي عليهما السلام سواء
في اكثر الاحوال وليس كذلك
في هذه الامة احد سواه
فتامل وانصف ولا تعتسف
فانه بين وثالثها في سورة
آل عمران في الربع الثالث من
الجزء الرابع قوله تعالى لاولي
الالباب الذين يذكرون
الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم
(جزء ۴ ركوع ۱۱) روي عن المهدي الموعود
انه قال ان الله تعالى امرلي ان
المراد من اولي الالباب قومك
فقط اقول الحق ما قال لانهم راسخون
من سائر الامة لتفكرات
اختلاف صنع الله تعالى وذاكرون
له على كل حال من القيام والقعود
وعلى جنوبهم وقائلون بلسان
الصدق ربنا ما خلقت هذا
باطلا سبحانك فقنا عذاب النار
ومخصوصون فيها من خصائصهم
مثل التوكل والتسليم والبذل الانفاق
والمروة والحلم في اكثر الاحوال المحمودة وهي
مشهورة فيهم لا يخفى على احد من الخاص والعام

کا گروہ نبی کے گروہ کے مانند ہے اور مہدیؑ کا صبر
نبیؐ کے صبر کے مانند ہے اور مہدیؑ کا توکل نبیؐ کے
توکل کے مانند ہے اور اکثر حال میں مہدیؑ نبیؐ کے
برابر ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ نبیؐ اور مہدیؑ
علیہما السلام اکثر احوال میں برابر ہیں اور اس امت
میں مہدیؑ کے سوائے کوئی اس شان کا تابع نبیؐ کا
نہیں ہے پس غور اور انصاف کر کج روی مت کر
کیوں کہ یہ بات ظاہر ہے تیسری آیت سورہ
آل عمران میں چوتھے جزء کے تیسرے ربع میں ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بہتیری نشانیاں ہیں)
عقلمندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے
بیٹھے اور لیٹے ہوئے. روایت کی گئی ہے حضرت
مہدی موعودؑ سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے حکم کیا ہے کہ اولی الالباب سے مراد فقط
تیری قوم ہے. میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امامؑ
نے فرمایا کیوں کہ وہ لوگ تمام امت سے ثابت قدم ہیں
اللہ کی مختلف صنعتوں میں غور و فکر کرنے کیلئے
اور ہر حالت میں یعنی کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے
اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور صداقت کی زبان سے
کہنے والے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے اس کو بیفائدہ
نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے پس ہمکو بچا دوزخ
کے عذاب سے اور وہ امت میں مخصوص ہیں اپنی خصوصیتوں
مثل توکل تسلیم بذل انفاق مروت اور خلق اکثر
احوال محمودہ میں اور یہ باتیں انمیں مشہور ہیں خاص و عام
میں سے کسی پر پوشیدہ نہیں انہی کی تائید ہوتی ہے

ویؤید ذالک ما قال صاحب المظهر شرح المصابیح فی باب الانفاق بصراء الناس راغبین فی الآخرة تارکین للدنیا ویقنعون بقوت یوم ویوم ولا یدخرون المال فی کل زمان قد وجد جماعة من المتوکلین بهذه الصفة ولکن عامة الناس لم یکونوا بهذه الصفة الا فی زمان المهدی الموعود علیه السلام فعلم من ذالک ان الخاص والعام من هذا القوم یکونون متوکلین موصوفین بالاوصاف المذکورة وهم بصراء الناس فی هذه الامة وهم اولوا الالباب والصحیح ما قال الامام المهدی الموعود بمراد الله تعالی وهم یقولون ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیته (جزء ۴ رکوع ۱۱) روی عن المهدی الموعود علیه السلام قال الآیة دالة علی ان من دخل فی النار لا یخرج منها ابدا لان الله تعالی اخبر عنه بقوله فقد اخزیته وهذا وعید فی حقه والمومن محفوظ منه کما قال فی قوله تعالی یوم لا یخزی الله النبی والذین آمنوا معه وما للظالمین من انصار وهذا ایضا یؤید ذالک لان من دخل فی النار فهو کافر لیس له شافع کما للمومنین والحق ما قال المهدی الموعود علیه السلام ان المؤمن لا یدخل

اس سے جو صاحب مظہر شرح مصابیح نے باب انفاق میں کہا ہے کہ لوگوں میں بصیرت رکھنے والے آخرت کی رغبت کرنے والے دنیا کو چھوڑنے والے ایک دن کی قوت پر قناعت کرتے ہیں اور مال کو کسی وقت ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے اور ہر زمانے میں متوکلوں کی ایک جماعت ایسی پائی گئی لیکن عام لوگ اس صفت سے موصوف نہیں ہوئے مگر حضرت مہدی موعودؑ ہی کے زمانے میں پس اس سے معلوم ہوا کہ اس قوم کے خاص عام لوگ متوکل ہوں گے جو اوصاف مذکورہ سے موصوف ہیں وہی لوگوں میں بصیرت والے ہیں اس امت میں اور وہی ہیں صاحبان عقل اور صحیح ہے جو فرمایا امام مہدی موعودؑ نے اللہ تعالی کی مراد کے موافق اور وہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب بیشک تو جس کو داخل کریگا دوزخ میں تو پس تحقیق رسوا کیا تو نے اس کو حضرت مہدی موعودؑ سے روایت کیگئی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جو شخص آگ میں داخل ہوگا تو پھر اس سے کبھی نہیں نکلیگا کیونکہ اللہ تعالی نے خبر دی ہے اس کے حال کی اپنے قول فقد اخزیتہ سے یعنے تحقیق رسوا کر دیا تو نے اسکو یہ اس کے حق میں وعید ہے اور مومن اس سے محفوظ ہے جیسا کہ فرمایا ہے اپنے قول میں اللہ تعالے نے جس دن کہ نہیں رسوا کریگا نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور نہیں ہیں ظالموں کے لئے مدد کرنے والے۔ اور یہ آیت بھی تائید کرتی ہے

فی النار ولا یخزیہ اللہ لان الدخول والخزی
للکافر دون المومن وھم یقولون ربنا
اننا سمعنا منادیا وھو المھدی الموعودؑ
لان للرسول صلی اللہ علیہ وسلم
خطاب الداعی کما فی قولہ تعالیٰ
ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ
والموعظۃ الحسنۃ (جز ۱۴ رکوع ۲۲)
فالمنادی ای المھدی الموعودؑ ینادی
للایمان ای للایمان الخالص وذلک
من عھدتہ رضوان اللہ علیہ
والرسول صلعم اسس احکام الشرائع
وکان یدعو الناس الیھا بالحکمۃ
والموعظۃ الحسنۃ ویقتل الکفار
والمشرکین ولا یؤمر المنادی
بامر الجھاد رعایۃ للاسلام
الظاھر لانہ مبعوث علی
امۃ رسول اللہ صلعم وکذلک
قال اللہ تعالی منادیا ینادی
للایمان کما کان دعوت المھدی
الموعودؑ ان امنوا بربکم فامنا
ای فیقولون یا ربنا امنا
بنداء المنادی وھو المھدی
الموعود علیہ السلام فاغفر لنا
ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع
الابرار ۔ وھذا داب الایمان

اس بات کی کیونکہ جو شخص آگ میں داخل ہوا وہ
کافر ہی ہے اس کے لئے کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں
جیسا کہ مومنین کے لئے ہے اور حق وہی ہے جو
فرمایا مہدی موعودؑ نے کہ مومن نہیں داخل ہوگا
آگ میں اور نہ اللہ اسکو رسوا کرے گا کیوں کہ
آگ میں داخل ہونا اور رسوا ہونا کافر کے لئے ہے
نہ کہ مومن کے لئے اور وہی (بصیرت والے) ہیں جو
کہتے ہیں ۔ اے ہمارے رب بیشک ہم نے سنا منادی
کو اور وہ منادی مہدی موعودؑ ہیں کیونکہ رسول اللہؐ
کے لئے خطاب داعی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے
قول میں ہے کہ بلاؤ اپنے رب کے راستہ کی طرف
حکمت اور نصیحت کے ساتھ پس منادی یعنے
مہدی موعود ینادی للایمان ندا کرتے ہیں ایمان
کے لئے یعنے ایمان خالص کے لئے اور یہی آپ کا
منصب ہے رضوان اللہ علیہ اور حضرت رسولؐ نے
احکام شرائع کی بنیاد قائم کی اور آپ بلاتے ہے
لوگوں کو ان احکام کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ
کے ساتھ اور قتل کرتے رہے کافروں اور مشرکوں کو
اور نہیں حکم دیا گیا منادی (مہدی) امر جہاد کا اسلام
ظاہر کی رعایت سے کیوں کہ مہدیؑ امت رسول اللہ
پر مبعوث ہیں اور اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے
منادیا ینادی للایمان جیسی کہ دعوت مہدی
موعودؑ کی تھی ۔ ایمان لاؤ اپنے رب پر فامنا یعنے
پس وہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے
منادی کی ندا پر اور وہ مہدی موعودؑ ہیں پس توں معاف

الکامل لانہ یرجع لحظۃ فلحظۃ
الی الحضرت الصمدیۃ بالعجز
والانکسار و ھم یقولون ربنا و
اٰتنا ما وعدتنا علی رسلک ھٰذا
امر جامع یشتمل جمیع ما وعد
اللہ من فضلہ للمومنین بالانعام
والاکرام علی لسان رسلہ و لا
تخزنا یوم القیمۃ. لانک وعدت
یارب یوم لا یخزی اللہ النبی
والذین اٰمنوا معہ فاتمم لنا
ما وعدتنا. انک لا تخلف
المیعاد فاستجاب لھم ربھم
بما یدعون منہ. انی لا اضیع
عمل عامل منکم من ذکر
او انثیٰ بعضکم من بعض ثم
فصل عملا مبھما بتفصیل واضح
فالذین ھاجروا و
اخرجوا من دیارھم و اوذوا
فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا
الاٰیۃ روی عن المھدی الموعود
علیہ السلام انہ قال
عند انتھاء عمرہ بلسان العجم
ھاجروا شد واخرجوا من
دیارھم شد واوذوا فی سبیلی شد
وقاتلوا وقتلوا ماندہ است

کر دے ہمارے گناہوں کو اور دور کر دے ہم سے ہماری
برائیوں کو اور ہمارا خاتمہ کر نیک لوگوں کے ساتھ
اور یہ ایمان کامل کا دستور ہے کہ بندہ لحظہ بلحظہ
عاجزی اور انکساری کے ساتھ حضرت صمدیت کی
طرف رجوع کرتا ہے اور وہی بصیرت والے لوگ
کہتے ہیں اے رب ہمارے اور ہم کو دے جو تو نے
ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کی معرفت
یہ امر جامع ہے شامل ہے ان تمام چیزوں کو جن کا
وعدہ کیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے مومنوں کے
لئے انعام و اکرام کے ساتھ اپنے رسولوں کی معرفت
اور مت رسوا کر تو ہم کو قیامت کے دن۔ کیوں کہ
تو نے وعدہ کیا اے ہمارے رب کہ جس دن نہیں
رسوا کرے گا اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے
اس کے ساتھ اور تو پوری کر ہمارے لئے اس چیز کو جس کا
تو نے ہم سے وعدہ فرمایا بیشک تو وعدہ خلافی نہیں
کرتا ہے۔ پس قبول کیا ان کے لئے ان کے رب نے
اس بات کو جس کو وہ اس سے طلب کرتے تھے
بیشک میں نہیں ضائع کروں گا تم میں سے کسی عامل کے
عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت سب ایک دوسرے
کی جنس ہو پھر تفصیل سے بیان فرمایا حضرت مہدی
موعودؑ نے ایک عمل مبہم کو آیت ہذا۔ تو جن لوگوں نے
اپنے وطن چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے
اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے
گئے کے تحت چنانچہ روایت کیگئی ہے حضرت
مہدی موعودؑ سے آپ نے اپنی آخری عمر میں عجمی

ماشاء اللہ خواہد شد و کل امر القتال للاصحاب الکرام المسمی السید خوندمیر رضی اللہ عنہ وقال ان اتی علیکم جندما فی العالم یہزم باول حملتکم باذن اللہ تعالیٰ ثم تشہدون بیوم آخر بقضائہ تعالیٰ کما فی قولہ تعالیٰ وقاتلوا وقتلوا اتہ رضی اللہ عنہ عاش بعد المہدی الموعود علیہ السلام عشرین سنۃ کما روی عن ارطاۃ قال بلغنی ان المہدی من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ صلعم یعیش خمس عام ثم یموت علی فراشہ ثم یخرج رجل من ولد فاطمۃ علی سیرۃ المہدی بقاؤہ عشرین سنۃ ثم یموت قتیلا بالسلاح اخرجہ الترمذی وکان رضی اللہ عنہ متوکلا منتظرا بہذا الامر فی مدۃ حیوتہ

زبان میں فرمایا تھا جو پورا ہوا اور واخر جوامن دیارھم ہو گیا اور واوذوا فی سبیلی پورا ہوا قاتلوا و قتلوا رہ گیا ہے ماشاء اللہ ہوگا اور آپ نے امر قتال کو اصحاب کرام مسمی سید خوندمیرؓ کے سپرد کیا اور فرمایا اگر تمہارے مقابلہ میں تمام دنیا کا لشکر آئے تو تمہارے پہلے حملہ میں شکست پائیگا اللہ کے حکم سے پھر تم دوسرے دن اللہ کے حکم سے شہادت پاؤگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے قتل کئے اور قتل کئے گئے حضرت مہدی موعودؑ کے وصال کے بعد بندگی میاں بیس سال زندہ رہے چنانچہ ارطاۃ سے مروی ہے کہا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ مہدیؑ فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کی اولاد سے ہے پانچ سال زندہ رہیگا پھر اپنے بستر پر رحلت کرے گا پھر ایک شخص فاطمہؓ کی اولاد سے مہدیؑ کی سیرت پر ہوگا اس کی حیات بیس سال ہوگی پھر وہ انتقال کرے گا قتل ہوکر ترمذیؒ نے اس روایت کو سند سے بیان کیا ہے۔ بندگی میاںؓ اپنی زندگی میں اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے اس امر قتال کے منتظر تھے پس جب اس کا وقت آگیا تو

سہ۔ یہ کتاب تقریباً چار سو سال پہلے لکھی گئی ہے جس زمانہ میں یہ کتاب تالیف ہوئی مطبع نہیں تھا قلمی نسخوں سے احادیث نقل کی گئی ہیں چونکہ حکومت اور سلطنت رکھنے والے مخالفین مہدیؑ اور قوم مہدیؑ سے محض اس لئے مخالفت کرتے تھے کہ مہدی اور قوم مہدیؑ ترک دنیا طلب دیدار خدا کی دعوت دیتے تھے پس مخالفین نے از روے حسد وعناد ان کے ساتھ قتال وجدال کا طریقہ اختیار کیا اور اس حدیث کو جو ارطاۃ سے مروی ہے اور جو لفظ بلفظ گروہ مقدسہ مہدویہ پر صادق آتی ہے قدیم نسخوں سے خارج کرکے چھاپے یا اس لئے ترمذی کے موجودہ نسخوں میں یہ حدیث نہیں ہے اگر کوئی قدیم قلمی نسخہ ملجائے تو اس میں ضرور یہ حدیث ملے گی بشرطیکہ وہ نسخہ چار سو سال پہلے کا ہو۔

فلما جاء الوقت اعطاہ اللہ تعالیٰ
من خزائن الغیب ستین خیلا و
جمع عندہ خمسین ومائۃ رجل
مع ھذا الاستعداد کانوا متوکلین
فارغین عن قبض الملک وتصرف
الظاھر وعاندھم سلطان الگجرات
المسمی بمظفر لمحض انکار المھدیۃ
وارسل علیھم جنودا مقدارھا
اثنا عشر الفا من الراکبین المعدین
باستعداد الحرب وکذا راجلین ستۃ
عشر الفا ومعہ رضی اللہ عنہ ستون
راکبا غیر مسلحین والباقون راجلون
واذا جاءت مقابلتھم صار
رضی اللہ عنہ ومن معہ منصرفین
رعایۃ لشعار الاسلام الظاھر
فلما دخلت فی بیوتھم وحرقتھا
وحرقت المسجد کان امر اللہ لہ
رضی اللہ عنہ بلا واسطۃ انھا صارت
باحراق المسجد وبیوتکم بلا موجب
الشرع کافرۃ لا رعایۃ لھم
حینئذ فارجعوا فاقتلوا واضربوا
الاعناق والاسواق فلما رجعوا وحربوا
بامر اللہ تعالیٰ قتلوا کثیرا منھم
والقی اللہ فی قلوبھم الرعب ھزموا
ھزما بلا ملاحظۃ وفروا فرارا

اللہ نے خزانۂ غیب سے میاںؓ کو ساٹھ گھوڑے
عطا کئے اور آپ کے پاس ڈیڑھ سو آدمی جمع ہو گئے اور
وہ اسی تیاری کے ساتھ اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے
تھے ظاہری تصرف حاصل کرنے اور ملک پر قبضہ
کرنے کے خیال سے فارغ تھے بادشاہ گجرات
مظفر نے محض اپنے انکار مہدیت کی وجہ سے
ان کے ساتھ دشمنی کی اور ان سے مقابلہ کیلئے
لشکر بھیجا جس میں بارہ ہزار سوار جنگ کے ساز
وسامان سے آراستہ تھے اور اسی طرح سولہ ہزار
پیدل بھی تھے اور بندگیمیاںؓ کے ساتھ ساٹھ سوار
نہتے اور باقی پیدل تھے جب لشکر مذکور ان کے
سامنے آیا تو میاںؓ اور آپ کے ساتھی شعار
اسلام ظاہری کی رعایت سے ان سے روگردان ہو گئے
پس جب دشمن کی فوج ان کے گھروں میں گھس گئی
اور مسجد کو جلا دیئے تو بندگیمیاںؓ کو بلا واسطہ
حکم خدا ہوا کہ یہ لشکر تمہارے گھروں اور مسجد
کو بلا موجب شرع جلا کر کافر ہو گئے اب
ان کے لئے کوئی رعایت نہیں پس اب
ان کی طرف پلٹو ان کی گردنیں مارو ان کے پیر
چھانٹو پس اللہ کے حکم سے ان کی طرف
پلٹے اور لڑے ان میں کے بہت ساروں کو
قتل کیا اور اللہ نے دشمنوں کے دلوں میں
ایسا رعب ڈال دیا کہ دفعتہً شکست
کھائے اور پلٹ کر دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے
اور بلا توقف بارہ میل اس طرح بھاگے کہ بڑا

بلا توقف الی اثنی عشر فرسخا حتی لم
یلتفت کبیر الی صغیر ولم یرجع
صغیر الی کبیر جعل الله هذا
القتال آیة علی قدرة الوحدانیة
ودلیلا علی صحة ما وکله المهدی
الموعود علیه السلام ورضی الله عنه
کما اخبر الله تعالی یوم بدر قد
کان لکم آیة فی فئتین التقتا فئة
تقاتل فی سبیل الله واخری کافرة
یرونهم مثلیهم رای العین والله یؤید
بنصره من یشاء ان فی ذلك لعبرة
لاولی الابصار (جزء ۳ رکوع ۱۰) یعنی جعله
الله آیة وعبرة لاولی الابصار وهم
المؤمنون المخلصون دون المنکرین
المعاندین کذا ههنا فافهم وانصف
ولاتعتسف فانه بین ورابعها فی سورة
المائدة عند ثلث الربع من الجزء
السادس قوله تعالی فسوف یاتی الله
بقوم یحبهم ویحبونه الآیة روی عن
المهدی الموعود علیه السلام انه قال
ان الله تعالی امرلی ان المراد من هذا
القوم قوملك فقط لاغیر اقول الحق ما
قال لان هذا المعنی ظاهر فی لفظ سوف
لان سوف موضوع لاستقبال الغایة
وهو زمان وسط الامة عند خروجه

چھوٹے کو اور چھوٹا بڑے کو پلٹ کر نہ دیکھا اللہ
تعالیٰ نے اس قتال کو اپنی وحدانیت کی
قدرت کی نشانی اور جو وصیت کہ مہدی موعود
نے بندگی میاں کو کی تھی اس کی صحت کی
دلیل بنایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے
دن خبر دی تھی کہ ابھی ظاہر ہو چکی ہے تمہارے
لئے نشانی دو فوجوں میں کہ آپس میں گتھ
گئیں ایک فوج تو لڑتی تھی اللہ کی راہ میں اور
دوسری کافر تھی کہ مسلمانوں کو دیکھتے تھے
دو چند آنکھوں دیکھتے اور اللہ زور دیتا ہے
اپنی مدد کا جسکو چاہے بیشک اس میں
بڑی عبرت ہے بینائی والوں کے لئے یعنے اللہ
نے اس جنگ کو آیت اور عبرت بنایا بینائی
والوں کے لئے اور وہ مومنین مخلصین ہیں نہ کہ
عداوت رکھنے والے منکرین ایسا ہی یہاں بھی
پس سمجھ اور انصاف کر اور انصاف کی راہ سے
منحرف مت پھر اس لئے کہ امر مذکور ظاہر ہے چوتھی آیت
سورہ مائدہ میں چھٹے جزو کے تیسرے ربع کے قریب ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو قریب میں اللہ ایسی قوم
موجود کر دے گا کہ اس قوم کو اللہ دوست رکھتا ہوگا
اور وہ قوم اللہ کو دوست رکھتی ہوگی الخ مہدی موعودؑ سے
مروی ہے آپ نے فرمایا مجھکو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم
سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں میں کہتا ہوں
حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیونکہ یہی معنی لفظ سوف سے
ظاہر ہیں کیوں کہ سوف مستقبل بعید کے لئے موضوع ہے

هو يفهم من لفظ الحديث المهدى من
اهل بيتى فى وسطها وقد اختلف
المفسرون فى تعيين هذا القوم اختلافا
كثيرا بحيث لم يجد احد هوما فى
معنى اللفظ حتى يطلق عليه بل متحيرون
كلهم وقالوا المراد من هذا القوم الانصار
او ابو بكر رضى الله عنه او سلمان رض
وقال بعضهم ليس كذلك كما
علم من معالم التنزيل حيث
قال ليس المراد منه الانصار او ابو بكر رض
او سلمان بل المراد اتيان القوم فى
الاستقبال بعد النبى صلعم وكذا
قال القاضى شهاب الدين فى
تفسيره المسمى ببحر المواج وقال صاحب
النيسابورى بهذه العبارة لعل المراد
منه قوم المهدى والصحيح ما قال
المهدى الموعود عليه السلام مراد
الله تعالى المقصود اخبر الله تعالى لحبيبه
صلعم قل للمومنين الحاضرين من يرتد
منكم عن دينه فليرتد والله غنى عن
ايمانه فسوف ياتى الله بقوم يعنى ان الله
ياتى بقوم فى الاستقبال ليس فيهم
شعبة الارتداد بل هم منقادون
مطيعون لجميع الاوامر الظاهرة والاحكام
الباطنة لان الله تعالى يحبهم ويحبونه

اور وہ وسط امت ہے جو مہدیؑ کے خروج سے
متصل ہے اور یہی مفہوم حدیث کے الفاظ کا
ہے کہ مہدیؑ میری اہل بیت سے ہے وسط امت
میں مفسرین نے اس قوم کو تشخص کرنے میں بے حد
اختلاف کیا ہے اس طرح کہ کسی نے بھی معنی لفظ
کی حقیقت نہیں پائی جس پر ظاہر عبارت کا
اطلاق ہو بلکہ سب کے سب حیران ہو کر رہ گئے
اور کہا کہ اس قوم سے مراد قوم انصار یا ابوبکر رض
یا سلمان رض ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے
چنانچہ معالم التنزیل کی عبارت سے ظاہر ہے
جہاں کہ کہا اس سے مراد انصار یا ابوبکر رض یا
سلمان نہیں بلکہ ایک قوم کا نبی صلعم کے بعد
زمانہ مستقبل میں آنا مراد ہے اور ایسا ہی کہا ہے
قاضی شہاب الدین نے اپنی تفسیر مسمیٰ بہ بحر المواج
میں اور صاحب تفسیر نیشاپوری کی عبارت
یہ ہے کہ شاید اس سے مراد مہدیؑ کی قوم ہے
اور صحیح وہی ہے جو مہدیؑ نے اللہ تعالیٰ کی مراد
فرمائی حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلعم کو
خبر دی کہ کہدے ان مومنین سے جو حاضر ہیں جو
کوئی تم میں سے اپنے دین سے پلٹتا ہے تو
پلٹ جائے اللہ اس کے ایمان سے بے نیاز ہے
پس اللہ قریب میں ایک قوم کو لائیگا یعنے اللہ
زمانہ مستقبل میں ایک قوم کو لائیگا جس میں تردد
کی شاخ نہو گی بلکہ اس قوم کے لوگ سب کے سب
اللہ تعالیٰ کے احکام ظاہری و باطنی کے مطیع منقاد

هٰذا اعطاء كريم توازي على جميع العطاء
لان المحبة لا يعطى الا لاوليائه و
اصفيائه يعني هم كلهم اولياء و
هٰذا المعنى ظاهر في بيان هٰذه
الاية فافهم جدا فانه بين
ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء
والله واسع عليم وخامسها في سورة
الانعام في الربع الثاني من الجزء
السابع قوله تعالى واوحي الي هٰذا
القرآن لانذركم به ومن بلغ.
روي عن المهدي الموعود عليه السلام
انه قال ان الله تعالى امرلي هٰذا
من خاص والمراد منه ذاتك فقط
لا غير. اقول الحق ما قال لان القرينة
على اختصاصه ظاهرة في معنى الاية
بحيث لا يصلح على غيره وفيه ثلثة
اوجه اولها فانه عطف على الياء
في الي اي اوحي الي والى من بلغ اي من بلغ
منزلتي ومكانتي فان قلت ما معنى وحي
القرآن الى المهدي اما الى النبي صلعم
فظاهر لا يخفى على احد من الخاص
والعام قلت اما معنى وحيه الى
المهدي فباعتبار المعنى اي اوحى
الله الى المهدي معنى القرآن بلا واسطة
كما قال الله تعالى ثم ان علينا

ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھیگا
اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے یہ وہ زبردست
عطا ہے جو جملہ عطاؤں کے برابر ہے۔ کیونکہ
محبت نہیں ملتی مگر اللہ کے اولیاء اور اصفیا کو پس اس کے
یہ معنی ہوئے کہ اس قوم کے لوگ سب کے سب اولیا ہیں
اور یہی معنی اس آیت کے بیان میں ظاہر ہیں پس بخوبی
سمجھ لے کہ یہ بات ظاہر ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتے
عطا فرمائے اور اللہ جاننے والا بڑی گنجایش والا خبردار
ہے۔ **پانچویں آیت** سورۂ انعام میں ساتویں جزء
کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور
وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ میں ڈراؤں تم کو
اس کے ذریعہ اور وہ ڈرائیگا جو میرے مقام کو پہنچے مہدی
موعودؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا
ہے کہ یہ من خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے
کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیونکہ
آیت کے معنی میں قرینہ اسکے خاص ہونے پر ظاہر ہے
اسطرح کہ وہ معنی دوسرے کیلئے سزاوار نہیں اور اس میں
تین وجہ ہیں پہلی وجہ یہ الی میں جو یا ہے اس پر عطف ہو یعنی
اوحی الیّ والی من بلغ اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ یہ قرآن
وحی کیا گیا ہے میری طرف اور اس شخص کی طرف جو میرے مرتبہ
و مقام کو پہنچے پس اگر کہے تو کہ مہدی کی طرف قرآن کا وحی کیا
جانا کیا معنی رکھتا ہے نبی کی طرف وحی کیا جانا تو ظاہر
ہے خاص و عام سے کسی پر مخفی نہیں تو میں کہونگا کہ مہدی کی
طرف وحی معنی کے اعتبار سے ہے مہدی کی طرف معنی
قرآن بلا واسطہ وحی کئے جائیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بیانه ای علی الولایة المحمدیة
بلسان المهدی الموعود علیه السلام و
واما ثانیها فانه عطف علی المستکن
فی لانذرکم ویجوز ذلك للفصل بین
المعطوف والمعطوف علیه ای لانذرکم
به ومن بلغ منزلتی ینذر به واما
ثالثها فانه عطف علی کم فی لانذرکم
ای انذرکم بالقرآن ومن بلغ فالمراد
من ومن بلغ علی هذا الوجه
المهدی والمستکن فی بلغ یرجع الی
القرآن والراجع الی من محذوف ای
من بلغه علی طریق الوراثة کما قال
الله تعالی ثم اورثنا الکتب الذین
اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم
لنفسه الایة ففی هذا البیان لطیفة
لایطلع علیها الا من هو غواص فی
بحر معانی القرآن وهی ان المنذر لقوم
المهدی النبی صلعم حقیقة لان
المهدی مظهر ولایته و
سادسها فی سورة الانعام فی الربع
الرابع من الجزء السابع قوله تعالی
فان یکفر بها هؤلاء فقد وکلنا
بها قوما لیسوا بها بکافرین - روی
عن المهدی الموعود علیه السلام انه
قال ان الله تعالی امرلی ان المراد من هذا

پھر تمہارے ذمہ ہے قرآن کا بیان یعنے ولایت محمدی کے
اظہار کے ساتھ مہدی موعودؑ کی زبان سے اور دوسری وجہ
یہ ہیکہ عطف اس ضمیر مستتر پر ہو جو لانذرکم میں ہے
اور یہ بات معطوف و معطوف علیہ میں فصل ہونے سے
جائز ہے یعنی میں ڈراؤں گا تمکو قرآن کے ذریعہ اور وہ
ڈرائیگا تمکو قرآن کے ذریعہ جو میرے مقام کو پہنچے تیسری
وجہ یہ ہیکہ عطف ضمیر کم پر ہو جو لانذرکم میں ہے
یعنے قرآن کے ذریعہ میں تمکو ڈراؤں گا اور وہ ڈرائیگا جو
میرے مقام کو پہنچے بس اس صورت میں ومن بلغ سے
مراد مہدیؑ کی ذات ہوگی اور جو ضمیر بلغ میں پوشیدہ
ہے قرآن کی طرف راجع ہوگی اور جو ضمیر من کی طرف
راجع ہے محذوف ہے یعنے اور جس کو قرآن بطریق
وراثت پہنچے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے پھر ہم نے
وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب
کرلیا اپنے بندوں میں سے پس انہیں سے بعض اپنے نفس
پر ظلم کرنے والے ہیں الخ اس بیان میں ایک لطیفہ ہے
جس سے وہی مطلع ہوسکتا ہے جو معانی قرآن کے سمندر
کا غواص ہو اور وہ یہ کہ قوم مہدیؑ کے حق میں منذر
(ڈرانے والے) حقیقۃً نبیؐ ہیں کیونکہ مہدیؑ آپکی
ولایت کے مظہر ہیں (پس مہدیؑ کا منذر ہونا حقیقۃً
نبیؐ کا منذر ہونا ہے) چھٹی آیت سورۂ انعام
میں ساتویں جزو کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے پس اگر انکار کریں ان قرآنی خبروں سے جن کو
تو ان پر پڑھتا ہے تو ہم نے مقرر کیا ہے ان پر ایک
قوم کو جو ان کا انکار کرنے والی نہیں ہے - مہدی موعود سے

القوم قومك فقط لا غیر اقول الحق ما قال یعنی اخبر الله تعالیٰ لحبیبه صلعم فان یکفر بھا ای ان یکفر بما اعطیت الانبیاء المذکورة من الکتب والحکمة ھؤلاء ای ھؤلاء المعاندون او ھؤلاء اشارة راجعة الی من حوله صلعم فقد وکلنا بھا قوما ھو قوم المھدی علیه السلام لیسوا بھا بکافرین ای لیس فیھم شعبة الکفر والعناد بل ھم مصدقون مطیعون بجمیع ما انزل الیك من ربك ووصف الله تعالیٰ ھذا القوم فی قوله تعالیٰ فسوف یاتی الله بقوم الآیة فعلم من سیاق الآیتین ان عطاء ھذا القوم من عنایة الله تعالیٰ وفضله ذلك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم ومعلوم ان عطاء الفضل بمحض الکرم لا بالعمل ولا بالجوھر کما قال المھدی الموعود علیه السلام الفضل لمن فضله الله لا بالعمل ولا بالجوھر۔ اولئك الذین ھدی الله فبھدیھم اقتده۔ اولئك اشارة الی قوم المھدی الموعود علیه السلام یعنی ان الله تعالیٰ اعطاھم عطاء کثیرا

مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو خبر دی ہے کہ اگر انکار کریں انکا۔ یعنے اگر انکار کریں ان چیزوں کا جو انبیاء مذکور کو دی گئیں کتاب اور حکمت کی قسم سے۔ یہ سب لوگ یعنے یہ سب مخالفین یا ھؤلاء کا اشارہ نبیؐ کے اطراف و جوانب کے کفار کی طرف ہے۔ تو ہم نے مقرر کیا ہے ان پر ایک قوم کو۔ وہی مہدی موعودؑ کی قوم ہے۔ یہ قوم نہ ماننے والی نہیں ہے یعنے انہیں کفر و عناد رکھنے والوں کی شاخ نہ ہوگی بلکہ وہ سب مصدقین ان تمام امور کی اطاعت کرنے والے ہوں گے جو اے محمدؐ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا وصف اپنے اس قول میں فرمایا ہے کہ۔ قریب میں لائیگا اللہ ایک قوم کو الخ پس ان دونو آیتوں کے سیاق سے یہ معلوم ہوا کہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کے فضل سے جو عطا ہوئی۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے اللہ کا فضل بہت بڑا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ فضل کی عطا کا تعلق محض کرم سے ہے عمل سے نہیں اور نہ ذات و نسب سے ہے چنانچہ مہدی موعودؑ نے فرمایا فضل اسی کے لئے ہے جس پر اللہ فضل کرے نہ کہ عمل اور ذات کے اعلیٰ ہونے سے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے

لا ینحصر تحت الضبط وھدیھم بعنایتہ الی ولایتک وحلیھم بحلیۃ اتباعھا وھی باطنک فاقتد بباطنک وھو التوحید الصرف کما قال علیہ السلام انا احمد بلا میم وسابعھا فی سورۃ الانفال فی الربع الاول من الجزء العشر قولہ تعالی یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین روی عن المھدی الموعود علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی امرلی ھذا من خاص والمراد منہ ذاتک فقط لا غیر۔ اقول الحق ما قال لان القرینۃ علی اختصاصہ ظاھرۃ فی بیان الآیۃ

اپنے دین کی راہ دکھائی پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر اولئک کا اشارہ مہدی موعودؑ کی قوم کی طرف ہے یعنے (اے محمدؐ) اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی کثیر عطا سے سرفراز کیا ہے کہ انکا شمار نہیں ہوسکتا اور اپنی عنایت سے انکو تیری ولایت کی جانب ہدایت کی اور تیری ولایت کی اتباع کے زیور سے انکو آراستہ کیا ہے اور وہ ولایت (مہدی) تیرا باطن ہے تو اُس کی پیروی کر وہی[1] توحید خالص ہے چنانچہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں[2] احمد بلا میم ہوں۔

ساتویں آیت سورہ انفال نویں سویں

جزء کے ربع اول میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نبی کافی ہے اللہ تیرے لئے اور اس کے لئے بھی جو تیرا تابع ہے مومنین سے حضرت مہدی موعودؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ یہ من خاص ہے اور اس سے مراد

[1] وہی توحید خالص ہے یعنی مہدیؑ توحید خالص ہے۔ توحید کے معنے ایک جاننا۔ خالص یعنے جو کسی دوسری شے سے ملا نہو یعنی مہدیؑ شرک جلی و خفی سے پاک ہیں چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سبحان اللہ وما انا من المشرکین۔ پاک ہے اللہ اور محمد و مہدی علیہما السلام شرک سے پاک ہیں (توحید خالص ہیں) اور مخلوق کو خالص توحید کی طرف بلانے والے ہیں۔ [2] آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں احمد بلا میم ہوں یعنے موحد خالص ہوں (شرک جلی و خفی سے پاک ہوں) حضرت بندگمیاں شاہ برہانؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اولوا الالباب (صاحبان عقل یعنے ہمیشہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہنے والی) جماعت میں سے ایک عارف نے اچھی رباعی فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ :۔

ای مہدی آخر زماں معنا محمد آمدی
بارک اللہ مرحبا ما نند احمد آمدی
مہر ولایت نا بر پشت تو دار د نشاں
بحر حقیقت را ہ رو بے میم احمد آمدی

اے مہدی آخر زماں آپ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ باطن میں خود محمد ہیں۔
بارک اللہ مرحبا آپکی تشریف آوری احمد کے مانند ہوئی
آپکی پشت مبارک پر (آپکے خاتم ولایت محمدی ہونیکا) نشان ہے
اے بحر حقیقت کے رہبر آپ احمد بے میم ہو کر آئے

ملاحظہ ہو شواہد الولایت باب (۳۰)

وھی تسلیۃ النبی صلعم علیٰ خداع الکفار وایذائھم له وللتابع ینبغی کذالك وھو المھدی الموعود علیه السلام لانه مخصوص بشدائد العداوة وایذاء اھل زمانه کما ذکر فی الفتوحات المکی فی حق المھدی اذا خرج ھٰذا الامام المھدی فلیس له عدو مبین الا الفقھاء خاصة لانه لا یبقیٰ ریاستھم وازاحکم بغیر مذھبھم یعتقدون انه علیٰ ضلالة فی ذالك الحکم لانھم یعتقدون ان زمان الاجتھاد قد انقطع وان لا یوجد بعد ائمتھم احد له درجة الاجتھاد ولولا ان السیف بیدہ لافتی الفقھاء بقتله وان کان ذا مال وسلطان لانقاد الفقھاء الیه طمعا فی ماله وخوفا من سلطانه فعلم من ذالك ان الخداع والایذاء من اھل الزمان خاص للنبی والمھدی علیھما السلام والغربة مخصوص بھما کما فی الحدیث ان الدین بدا غریبا

فقط تیری ذات ہے نہ کہ تیرا غیر۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیونکہ قرینہ اس کے اختصاص پر ظاہر ہے بیان آیت کا یہ ہے کہ اس آیت میں نبی صلعم کی تسلی کیگئی ہے کفار کے دھوکہ دینے اور تکلیف پہنچانے پر اور آپکے تابع تام کے لئے بھی ایسی ہی تسلی چاہیے تھی اور وہی مہدی موعود ہیں کیونکہ آپکے ساتھ بھی مخصوص ہیں سخت ترین عداوتیں اور ایذائیں آپکے اہل زمانہ کی چنانچہ فتوحات مکی میں آپکے حق میں مذکور ہے کہ جب یہ امام مہدی نکلیگا تو نہیں ہونگے مہدی کے کھلے دشمن مگر خصوصًا فقہا کیوں کہ ان کی بزرگی باقی نہیں رہیگی اور جب مہدی ان کے عمل کے خلاف حکم کرے گا تو وہ اس کو گمراہ سمجھیں گے کیوں کہ ان کا اعتقاد یہ ہوگا کہ اجتہاد کا زمانہ ختم ہوگیا ہے اور نیز ان کا اعتقاد ہے کہ ان کے ائمہ کے بعد اب کسی کو درجہ اجتہاد نصیب نہیں ہوسکتا اور اگر اس کے ہاتھ میں تلوار (معجزہ کی) نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دیدیتے اور اگر وہ صاحب مال و سلطنت ہوتا تو اس کے مال کی لالچ اور اس کی سلطنت کے خوف سے فقہا اس کے فرمانبردار ہوجاتے پس معلوم ہوا کہ اہل زمانہ کی مکاری اور ایذارسانی نبی اور مہدی علیہما السلام سے خاص ہے اور ان دونوں کے ساتھ غربت مخصوص ہے جیسا کہ حدیث میں ہے بیشک دین شروع ہوا غربت

وسیعود الدین کما بدأ یعنی سیعو الدین فی زمان المہدیؑ فی الغربۃ کما کان فی عہد النبی صلعم وہی الھجرۃ والاخراج والایذاء والقتل ولذلک قال اللہ تعالیٰ لتسلیۃ قلبہ صلعم یا ایہا النبی حسبک اللہ و من اتبعک یعنی انا نتم امور نبوتک واحکام ولایتک ولا یضر ایذاء الکفار وخداعہم بہما کما فی قولہ تعالیٰ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون فظہر من ذلک ان النبی والمہدی سواء فی جمیع الاحوال والصحیح ما قال المہدی الموعود علیہ السلام بامر اللہ تعالیٰ ھذا من خاص لا یصلح علیٰ غیرہ فافہم جدا فانہ بین وثامنہا فی سورۃ الھود فی الربع الرابع من الجزء الاحدی عشر قولہ تعالیٰ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر روی عن المہدی الموعود علیہ السلام انہ بین ھذہ الآیۃ بمراد اللہ تعالیٰ علیٰ ھذا النمط الٓر کتب احکمت ایاتہ بلسان محمد

کی حالت میں اور قریب ہے کہ ہو جائے ویسا ہی جیسا کہ شروع ہوا یعنے قریب ہے کہ ہو جائے دین غربت کی حالت میں مہدیؑ کے زمانہ میں جیسا کہ نبیؐ کے زمانہ میں تھا اور غربت سے مراد ہجرت اخراج ایذا اور قتل ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کی تسلی کے لئے فرمایا کہ اے نبی تیرے لئے اور تیرے تابع (مہدی) کیلئے اللہ کافی ہے یعنے ہم تیری نبوت کے امور اور تیری ولایت کے احکام کو پورے کریں گے اور کفار[۵] کی ایذا رسانی اور مکاری ان دونوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ ۔ اور اللہ کو تو اپنے نور کا پورا کرنا ہے اگرچہ برا لگے کافروں کو ۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ نبی اور مہدی علیہما السلام تمام احوال میں برابر ہیں اور صحیح وہی ہے جو مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ یہ من خاص ہے مہدیؑ کے سوائے کسی کے لئے سزاوار نہیں پس خوب سمجھ لے کہ یہ بات واضح ہے ۔ آٹھویں آیت سورہ ہود میں گیارہویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر تفصیل سے بیان کی جائیں گی حکمت والے باخبر اللہ کی طرف سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے اس کو مراد اللہ کے موافق اس طور

۵ کفار یعنے یہود و نصاری اور امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ کے مخالفین ۔

صلعم ثم فصلت آیاته بلسان المهدی
الموعود علیه السلام من لدن حکیم
خبیر ای ثابت هذا من عند الله بحکم
الازل یعنی استحکام التنزیل بمحمد و
استحکام البیان بالمهدی کما فی قوله
تعالی لا تحرك به لسانك لتعجل به
ان علینا جمعه وقرانه فاذا قرانه
فاتبع قرانه ۔ فامتثل النبی صلعم
بماحکوبه ثم اضاف بیانه
الیه وقال ثم ان علینا بیانه ای
انا نبینه بلسان المهدی الموعود علیه
السلام فی آخر الزمان هو وارث و
خاتم الولایة المحمدیة وعالم
باسرار کتاب الله کما یدل علیه
الاحادیث والروایات وتاسعها
فی سورة الهود فی الربع الاول من
الجزء الثانی عشر قوله تعالی
افمن کان علی بینة من ربه
الایة قال الامام المهدی
الموعود علیه السلام ان الله تعالی
امرلی هذا من خاص والمراد منه
ذاتك فقط لا غیر ۔ اقول الحق
ما قال لان من یحتمل العموم والخصوص
باقتضاء القرینة وهی ظاهرة فی
بیان الایة بحیث لا یصلح علی

پر بیان فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی
آیتیں مضبوط کی گئی ہیں محمدؐ کی زبان سے پھر تفصیل
سے بیان کی جائیں گی اس کی آیتیں مہدی موعودؑ
علیہ السلام کی زبان سے حکیم خبیر کی طرف سے۔
یعنے اس کتاب کی آیتیں من عند اللہ بحکم ازل
ثابت ہیں یعنے نزول قرآن کی مضبوطی محمدؐ سے
اور بیان قرآن کی مضبوطی مہدیؑ سے ثابت
ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں نہ ہلا قرآن
پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرلے
بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا
پھر جب ہم قرآن پڑھا کریں تو پیروی کر اس کے
پڑھنے کی۔ پس نبیؐ کو جو کچھ حکم تھا آپ نے اس کی
تعمیل فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے بیان قرآن کو اپنی
جانب منسوب کیا اور فرمایا۔ پھر تحقیق کہ ہمارے
ذمہ ہے بیان قرآن کا یعنے ہم قرآن کو بیان کریں گے
مہدی موعودؑ کی زبان سے آخر زمانہ میں وہی وارث
ہے (اس بیان کا) اور خاتم ہے ولایت محمدیہ کا
اور عالم ہے اللہ کی کتاب کے اسرار کا چنانچہ
اسی بات پر دلالت کرتے ہیں احادیث و روایات
نویں آیت سورۂ ہود میں دسویں جزء کے
پہلے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا پس وہ
شخص جو اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہو الخ
امام مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ یہ من خاص ہے اور اس
سے مراد فقط تیری ذات ہے کوئی اور نہیں۔ میں

غیر المہدی الموعودؑ ان اطلق علی الفرد
العام من افراد المؤمنین لا
یصلح علی حسب المعنی ما فی الآیة
وان اطلق علی الفرد الخاص من
افراد الاولیاء فیوافق والفرد
الخاص فی الاولیاء هو المہدی
الموعودؑ لا یخفی علی من له ادنیٰ
درایة فی الدین والصحیح ما
قال المہدی الموعود علیه
السلام بامر الله تعالیٰ هو هذا
الذات لا غیر. علی بینة
والمراد بالبینة الولایة المحمدیه
وهی باطنه المعنی افمن کان علی
الولایة المحمدیة من ربه
لمن کان عکسه ای لا یستویان
ویتلوه شاهد منه. ای یتلوا
القرآن له شاهد من ربه
علی انه صادق فیما قال کما
ان القرآن شاهد علی صدق
نبینا صلعم. ومن قبله
کتاب موسیٰ. ای من قبل القرآن
کتاب موسیٰ ایضا شاهد علی
انه صادق وامام سوف یاتی لعصمة
امة محمد صلعم یعنی ذکره فی
کتب الانبیاء الماضیة کما روی

کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیوں کہ لفظ
من عمومیت کا احتمال رکھتا ہے اور خصوصیت
باقتضاء قرینہ ثابت ہوتی ہے جو بیان آیت
میں ظاہر ہے اس طرح کہ مہدی موعودؑ کے سوائے
کوئی من کا مصداق ہونے کے لائق نہیں اگر اس کا
اطلاق افراد مومنین سے فرد عام پر کیا جائے تو آیت
کے نفس معنی کے لحاظ سے درست نہیں اور اگر اس کا
اطلاق افراد اولیاء میں سے کسی فرد خاص پر کیا جائے
تو معنی آیت کے موافق ہوتا ہے اور اولیاء میں
فرد خاص مہدی موعودؑ ہی ہیں یہ بات دین کی ذرا
سی سمجھ رکھنے والے پر مخفی نہیں اور صحیح وہی ہے جو
مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا
کہ من سے مراد مہدی کی ذات ہے نہ کہ غیر۔ اور
بینہ سے مراد ولایت مصطفیٰؐ ہے اور وہ باطن مصطفیٰ
ہے۔ معنی یہ ہے کہ کیا پس وہ شخص جو ولایت
مصطفیٰ پر ہو اپنے رب کی طرف سے ایسے شخص
کے مانند ہو سکتا ہے جو اس کے برعکس ہو یعنے
دونو برابر نہیں ہو سکتے اور پیچھے آتا ہے اس کے
گواہی دینے والا یعنے مہدیؑ کے پروردگار کی
طرف سے قرآن مہدیؑ کے پیچھے آتا ہے گواہی دینے
والا ہے اس بات کی کہ مہدیؑ اپنے ہر قول میں
سچا ہے جیسا کہ قرآن نے ہمارے نبیؐ کی سچائی پر
گواہی دی اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے.
یعنے قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی گواہی دینے
والی ہے کہ مہدیؑ صادق ہے اور امام ہے جو محمدؐ

عن کعب الاحبار انہ قال انی لاجد
المہدی مکتوبا فی اسفار الانبیاء
مافی حکمہ ظلم ولا عیب اخرجہ
الامام ابو عمرو المقری فی سننہ
واخرجہ الحافظ ابو عبد اللہ نعیم
بن حماد ۔ اماما ورحمۃ ھما حالان
من ضمیر کان ای افمن کان علی بینۃٍ
من ربہ حال کونہ اماما ورحمۃ
روی عن المہدی الموعود علیہ
السلام انہ قال ھذا ھو الامام
الذی دعا ابراھیم من ذریتہ
کقولہ تعالیٰ ومن ذریتی تقدیرہ
اجعلنی اماما ومن ذریتی اماما
فعلم من ذلک قد جری ذکرہ
فی کتب الانبیاء الماضیۃ
کما یفھم من دعوۃ ابراھیم
علیہ السلام ومن قول کعب الاحبار
فکیف لا یکون ذکرہ فی القرآن
لانہ مشتمل لجمیع ما فی الکتب
الاولیٰ قولہ تعالیٰ لا رطب ولا
یابس الا فی کتاب مبین اولئک
یومنون بہ ۔ اولئک اشارۃ
الیٰ قوم المہدی الموعود علیہ
السلام المفھوم بذکر من کما
یفھم ھم بذکر موسیٰ ضمیر راجع

کی امت کو ہلاکت سے بچانے آئے گا یعنے مہدیؑ
کا ذکر گذشتہ انبیاءؑ کی کتابوں میں موجود ہے
چنانچہ کعب الاحبار سے مروی ہے کہا بیشک میں
پاتا ہوں مہدیؑ کو لکھا ہوا انبیاءؑ کی کتابوں میں
اس کے حکم میں کوئی ظلم اور عیب نہیں ہے ابو عمرو
مقری نے اس روایت کو اپنی سنن میں سند سے
بیان کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے
اسکو سند سے بیان کیا ہے درآنحالیکہ وہ امام اور
رحمت ہے یہ دونوں (اماما ورحمۃ) کان
کی ضمیر کے حال ہیں یعنے آیا وہ شخص جو اپنے رب
کی طرف سے حجت پر ہو اس حال میں کہ وہ امام
اور رحمت ہے ۔ مہدی موعودؑ سے مروی ہے آپ نے
فرمایا یہ وہی امام ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد سے
جس کے ہونے کی دعا فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اور میری ذریت سے ۔ اس کی تقدیر یہ ہے کہ
مجھے اور میری اولاد سے امام بنائیں اس سے معلوم
ہوا کہ مہدیؑ کا ذکر انبیاء گذشتہ کی کتابوں میں
ہے جیسا کہ ابراہیمؑ کی دعا اور کعب احبار کے
قول سے ظاہر ہے پس مہدیؑ کا ذکر قرآن میں
کیونکر نہ ہوگا کیوں کہ قرآن ان تمام امور پر مشتمل
ہے جو اگلی کتابوں میں تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کوئی چیز تر و خشک نہیں مگر اس کا ذکر کتاب
مبین میں ہے وہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں
اولئک کا اشارہ مہدی موعودؑ کی قوم کی طرف
ہے یہ بات ذکر من سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ

الیٰ قوم موسیٰ کما فی قولہ تعالیٰ ولقد
اٰتینا موسیٰ الکتٰب لعلھم یھتدون
ای لعل قوم موسی یھتدون وان لم
یذکرہ وکذا اولئک یعنی قوم المھدی
الموعود علیہ السلام یومنون بالمھدی
المسمی بسید محمد بن سید عبداللہ
ومن یکفر بہ من الاحزاب ای
من یکفر بالمھدی الموعود علیہ
السلام وھو حجۃ اللہ تعالیٰ من ای
حزب کان عالما اوزاھدا اوملوکا
او امیرا او من ای قبیلۃ فالنار
موعدہ ای موعدہ نار لاینجی منھا
ابدا کما فی قولہ تعالیٰ انک من
تدخل النار فقد اخزیتہ وما
للظالمین من انصار فلا تک فی مریۃ
(حزب ۱۲ رکوع ۱۱)
ای ولا تک فی شک ای الیقن
انت ان وجودہ قائم لعصمۃ امتک
ھذا خطاب للنبی صلعم ظاھر
والمراد منہ ھو وامتہ علی سبیل
التنبیہ ای ولاتکونوا فی مریۃ انہ
الحق من ربک ای انہ الحق من
ربکم ای ایقنوا ان المھدی الموعود
علیہ السلام ثابت عند اللہ واٰمنوا
بہ حین خرج الیکم ولکن اکثر
الناس لایؤمنون . ای لایومنون بہ

ھم کی ضمیر قوم موسیٰؑ کی طرف راجع ہونا موسیٰؑ کے
ذکر سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول
میں ہے اور ہم نے عطا کی موسیٰؑ کو کتاب تاکہ لوگ
ہدایت پائیں . یعنے تاکہ موسیٰؑ کی قوم کے لوگ
ہدایت پائیں اگرچہ کہ اس قوم کا ذکر نہیں ہوا تھا
(لیکن موسیٰؑ کے ذکر سے ھم کی ضمیر قوم موسیٰؑ
کے لئے ہونا ثابت ہے) ایسا ہی اولئک
سے مراد مہدی موعودؑ کی قوم ہے جو مہدی پر ایمان
لائی جس کا اسم مبارک سید محمد بن سید عبداللہ ہے
اور جو کوئی کفر کرے اسکا فرقوں میں سے یعنے جو
کوئی کفر کرے مہدی موعودؑ کا اس حال میں کہ وہ
اللہ تعالیٰ کی حجت ہے تو وہ خواہ کسی فرقہ سے
ہو عالم ہو یا زاہد یا بادشاہ ہو یا امیر خواہ کسی
قبیلہ سے ہو پس دوزخ اس کا وعدہ گاہ ہے .
یعنے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس سے کبھی نجات
نہیں پائے گا . چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے
جس کو تو آگ میں ڈالے پس بیشک اس کو رسوا
کیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں . پس تو
اے محمدؐ شک میں مت رہ یعنے تو شک
مت کر یقین رکھ اس کا (مہدیؑ کا) وجود قائم ہے
تیری امت کو ہلاکت سے بچانے کے لئے . یہ
خطاب نبیؐ سے ہوا ہے جو ظاہر ہے مراد اس سے
محمدؐ اور آپ کی امت سے خطاب مذکور کے
ذریعہ آگاہ کیا گیا ہے کہ تم سب شبہ میں مت رہو
بیشک وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے یعنے

لان سنة الله هٰكذا جارية
فی زمن كل نبیؑ كما فی قوله تعالیٰ
قليل ما يؤمنون واكثرهم
فاسقون وقوله تعالیٰ او
كلما جاءكم رسول بما
لاتهوی انفسكم استكبرتم
ففريقا كذبتم وفريقا
تقتلون كذا ههنا وفيه
فائدة اخری يعنی انكار
الناس من مؤيداته و
دليل علیٰ ثبوت المهدوية
لان انكار الناس ثبت من
النص وكذا فی عقد الدرر عن
ابی عبد الله الحسين بن علی رضی
الله عنه انه قال لو قام
المهدی لانكره الناس
وكذا فی الفتوحات المكی
اذا خرج الامام المهدی
فليس له عدو مبين الا
الفقهاء خاصة لانه لا
يبقی رياستهم وعاشرها
فی سورة يوسفؑ فی الربع الثانی
من الجزء الثالث عشر قوله
تعالیٰ قل هٰذه سبيلی ادعوا الی
الله علیٰ بصيرة انا ومن اتبعنی روی

اس کا وجود حق ہے تمہارے رب کی طرف سے یعنے
یقین کرو کہ مہدی موعودؑ کی بعثت ثابت ہے
اللہ کے پاس اور ایمان لاؤ اس پر جس وقت کہ وہ
تمہاری طرف نکلے۔ اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں
لائیں گے۔ یعنے مہدیؑ پر ایمان نہیں لائیں گے
کیونکہ سنت الٰہیہ اسی طرح جاری ہوئی ہے
ہر نبی کے زمانہ میں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے
کم ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور اکثر ان میں کے فاسق
ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پس کیا جب کبھی
لائے تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم جس کو نہیں
پسند کرتے تھے تمہارے نفس تو تم تکبر کرنے لگے
پھر ایک جماعت کو (رسولوں کی) تم نے جھٹلایا اور
ایک جماعت کو قتل کرتے تھے۔ یہاں بھی ایسا ہی
ہے اور اس میں ایک فائدہ ہے وہ یہ کہ لوگوں کا
انکار خود مہدیؑ کی تائید کرنے والا ہے اور دلیل ہے
مہدیؑ کے ثبوت مہدیت کی کیوں کہ لوگوں کا انکار
نص سے ثابت ہے اور ایسا ہی مذکور ہے عقد الدرر
میں روایت ہے ابو عبد اللہ حسین ابن علیؓ سے
آپ نے فرمایا اگر مہدی مبعوث ہوگا تو لوگ اس کا
انکار کریں گے۔ اور ایسا ہی ہے فتوحات مکی میں کہ
جب امام مہدیؑ نکلے تو اس کے کھلے دشمن خاص کر
فقہاء رہوں گے کیوں کہ ان کی ریاست باقی نہیں
رہے گی دسویں آیت سورۂ یوسف میں
تیرھویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے قل هٰذه سبيلی الخ کہدو اے محمدؐ

عن المہدی الموعود علیہ السلام انہ
قال ان اللہ تعالیٰ امرلی ہذا
من خاص والمراد منہ ذاتک
فقط لا غیر اقول الحق ما قال لان
القرینۃ علی اختصاصہ
موجودۃ فی بیان الآیۃ لان عطفہ
علی المستکن فی ادعو والمعنی ادعو الی
اللہ علی بصیرۃ انا ویدعو ایضا
من اتبعنی الی اللہ علی بصیرۃ فہذا
العطف یقتضی ان یکون
الدعوۃ علی التابع والمتبوع
بمرتبۃ واحدۃ والا لزم التفرقۃ
بین الدعوتین والمناسبۃ
فی عطف الجملۃ مرعی من
محسنات الوصل ومن المعلوم
ان الدعوۃ کانت فرضا علی النبی
صلعم وکذلک ینبغی ان
یکون ایضا فرضا علی التابع
والتابع المفروض علیہ الدعوۃ
کما کانت علی النبیؑ لیس غیر
المہدی الموعودؑ لانہ مبعوث

یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو اللہ کی طرف
بینائی پر میں اور میرا تابع . حضرت مہدی موعودؑ سے
مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ
من اتبعنی کا من خاص ہے اور اس سے مراد
فقط تیری ذات ہے اس میں غیر شریک نہیں میں
کہتا ہوں حق وہی ہے جو حضرت مہدی موعودؑ نے
فرمایا کیوں کہ اس من کے خاص ہونے پر آیت
کے بیان میں قرینہ موجود ہے اس لئے کہ اس کا عطف
اس پوشیدہ ضمیر پر ہے جو ادعو میں ہے آیۃ شریفہ
کا مطلب یہ ہے کہ بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف
بینائی پر اور وہ بھی بلائے گا اللہ کی طرف
بینائی پر جو میرا تابع ہے اور یہ عطف
اس بات کو چاہتا ہے کہ تابع اور متبوع
کی دعوت ایک ہی مرتبہ کی ہے ورنہ دونوں دعوتوں میں
تفرقہ لازم آئیگا اور جملہ کے عطف میں مناسبت کا ہونا
ایک ایسا امر مرعی ہے جو وصل کے بہترین مقامات
میں سمجھا جاتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ نبیؑ پر
دعوت فرض تھی تو اسی طرح آپ کے تابع پر بھی فرض
ہونا چاہیئے اور وہ تابع جس پر دعوت فرض ہو
جیسا کہ وہ فرض تھی نبیؑ پر تو وہ مہدیؑ کے سوا اور
کسی پر نہیں ہو سکتی کیونکہ مہدیؑ کی بعثت اسی کام

سہ . مقام وصل وفصل کی توضیح کتب علم معانی وبیان میں شرح وبسط کے ساتھ ہو چکی ہے اور علماء معانی وبیان نے صراحت کیساتھ لکھا ہے کہ ایک جملہ کا عطف دوسرے جملہ پر ہو تو دونوں میں مناسبت کا ہونا لوازم میں سے ہے ورنہ عطف صحیح نہیں کہا جاتا جیسا کہ زید کھایا اور بیل آیا یہ عطف اہل زبان کے پاس مکروہات وصل سے ہے کیونکہ بیل اور زید میں کوئی مناسبت نہیں ۱۲

لذلك كقوله عليه السلام
كيف تهلك امتي انا في اولها و
عيسىٰ في اخرها والمهدي من
اهل بيتي في وسطها فكما ان
النبي صلعم وعيسىٰؑ داعيان الى الله
كذلك المهديؑ داع الى الله ولان
قوله تعالىٰ من اتبعني مطلق فينصرف
الى المفرد الكامل في الاتباع والفرد
الكامل في الاتباع هو المهديؑ
لانه خاتم ولاية نبينا صلعم
واما الدليل القاطع في هذا الباب
فهو قول الواجب علينا قبوله
بالدلائل التي وجبت قبول قول
الانبياء من الاخلاق والله ملهم
الصواب. والحادي عشر في سورة
الملٰئكة في الربع الرابع من الجزء
الثاني والعشرين قوله تعالى ثم
اورثنا الكتب الذين اصطفينا
من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الاٰية
روي عن المهدي الموعود عليه السلام
انه قال ان الله تعالىٰ امرلي ان المراد
من وارثي الكتاب قومك فقط لاغير
اقول الحق ما قال لان سياق الاٰية
الاولى يؤيد ذلك وهو قوله تعالىٰ
ان الذين يتلون كتاب الله الاٰية

کے لئے ہے جیسا کہ فرمایا نبیؐ نے کہ کیسے ہلاک ہوگی
میری امت میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰؑ
اس کے آخر میں ہیں اور مہدیؑ میری اہل بیت
سے اس کے درمیان ہے پس جیسا کہ نبی اور عیسیٰ
علیہما السلام اللہ کی طرف بلانے والے ہیں اسی طرح
مہدی اللہ کی طرف بلانے والا ہے اور چونکہ اللہ
کا قول من اتبعنی مطلق ہے (فن اصول فقہ
کے اعتبار سے) مطلق سے مراد فرد کامل ہی ہوتا ہے
جو اتباع میں فرد کامل ہوگا وہ مہدیؑ ہی ہو سکتا ہے
کیونکہ مہدیؑ ہمارے نبیؐ کی ولایت کا خاتم ہے اور
اس بات میں دلیل قاطع تو محض مہدی موعودؑ ہی کا
قول ہے جس کا قبول کرنا ہم پر واجب ہے ان ہی
دلائل سے جن سے انبیاء علیہم السلام کا قول قبول
کرنا واجب ہوا ہے جو از قسم اخلاق ہیں اور اللہ بہتری
کا الہام دینے والا ہے۔ **گیارہویں آیت** سورہ
ملائکہ میں بائیسویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان
لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کر لیا اپنے بندوں میں
سے پس بعض ان میں کے ظالم لنفسہ ہیں الخ مہدی
موعودؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
مجھے حکم فرمایا ہے کہ وارثین کتاب سے مراد تیری قوم
ہے فقط ان کے سوائے نہیں۔ میں کہتا ہوں حق
وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیونکہ پہلی آیت کے سیاق
سے اس کی تائید ہوتی ہے اور وہ قول اللہ تعالیٰ
کا ہے بیشک جو لوگ پڑھتے ہیں اللہ کی کتاب الخ

راجین ان یعطوا ثواب تلاوتهم
تماما غیر نقصان وکذلك عن الصلوٰة
والانفاق سرا وعلانیة ویزیدهم
من فضله انه غفور ما قصروا فی اداء
ما امروا به شکور ما جهدوا فی اداء
ما امروا به وعطا ما یطلبون منه
وقال والذین اوحینا الیك وصفه
باحوال عباده وما کیت وکیت ان الله
یلیق بشانهم وما یستحق لنفوسهم
لخبیر بصیر ثم اخبر لحبیبه
صلعم اورثنا الکتاب ای اورثنا
معانی القراٰن الذین اصطفینا
لاداء معانیه والاشارة فیه والرموز
بها من عبادنا هم قوم المهدی
الموعود علیه السلام ویوید هذا
المعنی ما ذکر فی العوارف عن ابن
مسعود رضی الله عنه ما من اٰیة
الا ولها قوم سیعلمون بها قال صاحب
الزوارف مولانا علی پیر وتفهم

امید رکھتے ہیں کہ اپنی تلاوت کا کامل ثواب بغیر
نقصان کے دیئے جائیں گے اسی طرح نماز کا اور
راہ خدا میں چھپا کر اور ظاہر کر کے خرچ کرنے کا اور
اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے ان کو (نعمتوں میں) اپنے
فضل سے۔ بیشک وہ بخشنے والا ہے ان کے قصور
کو جو اوامر کی ادائی میں ان کی جانب سے ہو اور شکر
گزاری کی جزا دینے والا ہے جو کچھ کہ وہ محنت
کریں اوامر کی ادائی میں اور عطا کرنے والا ہے
ان کو جو کچھ وہ اس سے مانگیں اور فرماتا ہے جن
لوگوں کی نسبت ہم نے تجھ پر وحی نازل کی ہے ان
کا وصف ایسا ایسا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے
بندوں کے احوال اور ان باتوں کو جو ان کی شان
کے لائق ہیں اور ان امور کو جن کے مستحق ان کے
نفوس ہیں البتہ جاننے والا دیکھنے والا ہے۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو خبر دی ہے کہ ہم نے
وارث بنایا کتاب کا یعنے وارث بنایا معانی
قرآن کا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے منتخب کر لیا تاکہ
قرآن کے معانی اور اشارات و رموز کو ظاہر کریں۔
اپنے بندوں میں سے وہ مہدی موعود علیہ السلام کی قوم

(حاشیہ صفحہ ۲۹) - ان الذین یتلون کتٰب اللہ واقاموا الصلوٰة وانفقوا مما رزقنٰهم سرا و علانیة یرجون تجارة لن تبور لیوفیهم اجورهم ویزیدهم من فضله انه غفور شکور ۵ (جزء ۲۲ رکوع ۱۶) جو لوگ تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی اور قائم رکھتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے پوشیدہ اور ظاہر وہ امیدوار ہیں ایسے بیوپار کے جو کبھی ہلاک ہی نہ ہو تاکہ ان کو پورا پورا دے ان کے اجر اور ان کو زیادہ بھی دے اپنے فضل سے بیشک وہ بخشنے والا قدردان ہے۔

من ذلك ان بعض المعاني لم يخطر
ببال الصحابة رضي الله عنهم و
سيخطر في قلوب بعض المشائخ سيما
من اصحاب المهدي فعلم من ذلك
الصحيح ما قال بامر الله تعالى وذلك من
عهدته من الله تعالى لانه عالم
رباني وكاشف لاسرار كتاب الله تعالى
ما لم يكشف لغيره بعد نبينا
صلعم كما يفهم من الاحاديث
والروايات ثم يقسم على ثلثة
اقسام قسم منهم ظالم لنفسه
اي هم الذين تاركون للدنيا و
لذائذها وجميع لوازم الناسوت
ووصلوا الى مقام الملكوت
واطلعوا عليها ولكن يخطر في
قلوبهم خطرات الدنيوية
ولذائذ النفسانية وهو
الظلم على انفسهم ولكن لا يقيدون
بها ومنهم مقتصد اي هم الذين
قاصدون كل المقاصد حتى
غالبوا العناية الله تعالى وفيض
هدايته على خطرات الدنيوية
ولذائذ النفسانية وترقوا
من مقام الملكوت ووصلوا الى
مقام الجبروت واطلعوا عليها و

ہے۔ اس معنی کی تائید کرتا ہے وہ قول جو عوارف
میں مذکور ہے ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نہیں
ہے کوئی آیت مگر اس کے لئے ایک قوم ہے
جو قریب میں اس آیت کا معنی جانے گی صاحب
عوارف مولانا علی پیرو نے کہا ہے۔ پس اس سے
سمجھا جاتا ہے کہ بعض معانی جو صحابہ رضی اللہ عنہم
کے دل میں نہیں گزرے تھے وہ گزریں گے بعض
مشائخین خصوصاً اصحاب مہدیؑ کے دلوں میں۔
پس اس سے معلوم ہوا کہ صحیح وہی ہے جو حضرت
مہدیؑ نے بامر اللہ فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے حضرت مہدیؑ ہی کا عہدہ ہے کیوں کہ آپ
عالم ربانی ہیں اور آپ پر کتاب اللہ کے وہ اسرار
منکشف ہیں کہ نبیؐ کے بعد آپ کے سوائے کسی
پر منکشف نہوئے چنانچہ یہی بات احادیث و
روایات سے معلوم ہوتی ہے اور وارثین کتاب
تین قسموں پر منقسم ہیں بعض ان میں سے ظالم
لنفس ہیں یعنے وہ لوگ جو دنیا اور لذائذ دنیا
اور تمام لوازم ناسوت کے تارک اور مقام ملکوت
تک پہنچے ہوئے ہیں اور ملکوت کی خبر رکھتے ہیں
لیکن ان کے دلوں میں دنیوی خطرے اور نفسانی
لذتوں کا گذر بھی ہوتا ہے اور یہی ان کا ظلم ہے
اپنی ذاتوں پر لیکن وہ ان خطرات میں نہیں پھنستے
اور بعض ان میں سے مقتصد ہیں یعنے وہ جملہ
بھلائیوں کا قصد رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ
کی عنایت اور اس کی ہدایت کے فیض سے

لم یرجعوا الی الحضیض قط ومنهم
سابق بالخیرات ای هم
الذین سابقون فی محبة الله
وواصلون الیه وسایرون
فیه وترقوا فی کل نفس من الانفاس
حتی لا یطلع فهم المتکلم وذهن
السامع باذن الله ای اوصلهم الله
تعالی الی هذا المقام باذنه
ذلک ای هذا العطاء هو
الفضل الکبیر - والثانی
عشر فی سورة محمد صلعم
فی الربع الثانی من الجزء
السادس والعشرین فقوله تعالی
وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم
روی عن المهدی الموعود علیه
السلام انه قال ان الله تعالی
امرلی ان المراد من هذا القوم
قومک فقط لا غیرا قول الحق ما
قال لان سیاق الآیة الاولی
یؤید ذلک لان الله تعالی اخبر
لحبیبه صلعم قل للمؤمنین
یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله
واطیعوا الرسول الآیة یعنی ان
تفعلوا کذا وکذا یؤتکم اجورکم
ولا یسألکم اموالکم تماما حتی یشق

دنیوی خطروں اور نفسانی لذتوں پر غالب آگئے ہیں اور مقام ملکوت سے ترقی کرکے مقام جبروت تک پہنچ گئے ہیں اور اس سے مطلع ہو چکے ہیں اور پستی کی طرف کبھی رجوع نہیں ہوتے اور بعض ان میں سے سابق بالخیرات ہیں یعنی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت میں سبقت رکھنے والے اور اللہ کی ذات میں واصل ہیں اور اللہ کی ذات میں ان کو سیر حاصل ہے اور ہر سانس میں ایک ایسے مقام پر ترقی پاتے ہیں کہ فہم متکلم اور ذہن سامع اس سے مطلع نہیں ہو سکتا اللہ کے حکم سے۔ یعنے اللہ نے ان کو اس مقام تک اپنے حکم سے پہنچایا۔ یہ یعنی یہ عطا اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے۔

بارہویں آیت سورہ محمد صلعم میں چھبیسویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اگر تم روگردانی کروگے تو اللہ تمہارے بدلے لائیگا ایک قوم کو تمہارے سوائے۔ مہدی موعود سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیونکہ پہلی آیت کا سیاق عبارت اسی کی تائید کرتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلعم کو خبر دی ہے کہ کہدے مومنوں سے کہ اے مومنو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو الخ یعنے اگر تم ایسا اور ایسا کروگے تو تم کو تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارے سارے اموال

علیکم الا بالانفاق القلیل وھو
ربع العشر وان تبخلوا مع امر
الایسر فالله غنی عن انفاقکم
ولا یحتاج الیکم وانتم الفقراء
الیه فی کل حین من الاحیان و
مع ھذا ان تتولوا بجمیع ما یأمرکم
به یستبدل قوما غیرکم ھو قوم
المھدی الموعود علیه السلام ثم
لا یکونوا امثالکم ای لا یکون ھذا
القوم فی الاطاعة والانفاق
وبجمیع اوامر المذکورة امثالکم بل
ھو خیر منکم فی جمیع الحالات
الدینیة ومحترزون عن المشغولات
الدنیویة ومفوضون امورھم الی الله
فی کل حالات کما تدل علیه الاحادیث
التی وردت فی حقھم المذکورات
فی تفسیر اللباب وغیرہ تحت قوله
تعالی الا ان اولیاء الله لا خوف علیھم
ولا ھم یحزنون. ویؤید ذلک ما ذکر
فی تذکرة القرطبی قال ع فی حقھم لیدرکن
المسیح اقواما ھم مثلکم او خیر ثلاث
مرات کررا اخرجه ابن برجان فی
کتابه الارشاد والثالث عشر
فی سورة الرحمن فی الربع الثانی من
الجزء السابع والعشرین قوله تعالی

نہیں چاہیگا یہاں تک کہ تم پر شاق گذرے
بجز تھوڑے خرچ کے جو عشر کا چوتھا حصہ ہے اور
اگر تم ایسے آسان کام میں بھی بخالت کروگے تو پس
اللہ بے نیاز ہے تمھارے خرچ کرنے سے اور وہ
تمہارا محتاج نہیں اور تم ہی ہر وقت اس کے
محتاج ہو اور اس بخالت کے ساتھ اگر تم ان تمام
امور سے جن کا تم کو اللہ نے حکم دیا ہے پھر جاؤ گے
تو تمہارے بدلے ایک دوسری قوم کو لائے گا وہ
مہدی موعودؑ کی قوم ہے پھر وہ تم جیسے نہوں گے یعنے
وہ قوم والے اطاعت اور خرچ کرنے اور تمام اوامر
مذکورہ کی ادائی میں تم جیسے نہوں گے بلکہ وہ تمام دینی
حالات میں تم سے اچھے ہوں گے اور دنیوی اشغال
سے پرہیز کریں گے اور اپنے سب کاروبار تمام حالات
میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں گے چنانچہ اس بات پر
دلالت کرتی ہیں حدیثیں جو ان کے حق میں آئی
ہیں جن کا ذکر تفسیر لباب وغیرہ میں اللہ تعالیٰ
کے قول۔ آگاہ رہو بیشک اولیاء اللہ کو کوئی خوف
نہیں اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ کے تحت کیا ہے
اور اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جو تذکرۂ
قرطبی میں مذکور ہے نبیؐ نے انہی کے حق میں فرمایا
ہے کہ۔ البتہ عیسیٰؑ ایسی قوم کو پائیں گے جو تم
جیسی یا تم سے اچھی ہو گی اسی طرح تین دفعہ
رسول اللہ نے فرمایا ہے اس کو ابن برجان نے
اپنی کتاب الارشاد میں سند سے بیان کیا ہے
تیرہویں آیت سورہ رحمٰن میں تائید میں

خلق الانسان علمه البیان (جزء ۲۷ رکوع ۱۱)
روی عن المهدی الموعودؑ انه قال ان
الله تعالیٰ امرنی ان المراد من الانسان ذاتک
اقول الحق ما قال لان المعنی یؤید ذالک
یعنی الرحمٰن علم القرآن بمحمد صلعم
بالتنزیل والترتیب کما فی قوله تعالیٰ
ورتل القرآن ترتیلا (جزء ۲۹ رکوع ۱۳) و
فی قوله تعالیٰ فاذا قرأناه فاتبع قرانه
(جزء ۲۹ رکوع ۱۸) یعنی فاقرأ بعد قرأتنا
ای بتعلیمنا. خلق الانسان ای المهدی
الموعود علیه السلام علمه البیان ای
علم الله للمهدی بیان القرآن کما فی
قوله تعالیٰ ثم ان علینا بیانه ای علینا
بیان القرآن بلسان المهدی الموعود
علیه السلام فی اخر الزمان لا علی غیرنا
وهذا الغرض اضیح تحت قوله تعالیٰ ثم
ان علینا بیانه انشاء الله تعالیٰ
والرابع عشر فی سورة الواقعة فی الربع
الثالث من الجزء السابع والعشرین
قوله تعالیٰ وقلیل من الاخرین
روی عن المهدی الموعود علیه السلام
انه قال ان الله تعالیٰ امرنی ان المراد من
قوله تعالیٰ ثلة من الاولین -
اول هذه الامة وهم اصحاب النبی
صلعم ومن تبعهم ومن قوله تعالیٰ

جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
پیدا کیا انسان کو اس کو بیان کی تعلیم دی۔ مہدی
موعودؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ
نے حکم فرمایا ہے کہ انسان سے مراد تیری ذات ہے
میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیونکہ
آیت کا معنی اس کا مؤید ہے یعنے رحمٰن نے محمدؐ کو
تنزیل وترتیب کے ساتھ قرآن کی تعلیم دی جیسا کہ
اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ۔ ٹھیر ٹھیر کر قرآن
پڑھا کر۔ نیز فرمایا ہے پھر جب ہم قرآن پڑھا کریں
تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی یعنے پڑھ ہمارے
پڑھنے کے بعد ہماری تعلیم سے۔ پیدا کیا انسان کو
یعنے مہدی کو۔ اس کو بیان کی تعلیم دی۔ یعنے
اللہ تعالیٰ نے مہدیؑ کو قرآن کا بیان سکھایا جیسا
کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ۔ پھر تحقیق ہمارے
ذمہ ہے اس کا بیان یعنے ہمارے ذمہ ہے قرآن
کا بیان مہدی موعودؑ کے زبان سے آخر زمانہ میں
ہمارے سوائے کسی کا یہ کام نہیں اسی غرض کا
بیان اللہ تعالیٰ کے قول ثم ان علینا بیانہ کے
تحت انشاء اللہ تعالیٰ واضح طور پر کیا جائیگا۔

چودہویں آیت سورہ واقعہ میں ستائیسویں
جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اور تھوڑے آخرین میں سے۔ مہدی موعود سے
مروی ہے آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ کے قول اور ایک جماعت ہے اولین
میں سے اس امت کے اگلے لوگ مراد ہیں اور وہ

وقلیل من الاخرین. اخر ھذہ الامۃ
وھو قومک فقط. والخامس عشر فی
سورۃ الواقعۃ فی الربع الثالث من
الجزء السابع والعشرین قولہ تعالیٰ ثلۃ
من الاخرین روی عن المھدی الموعود
علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالیٰ امرلی
ان المراد من قولہ تعالیٰ ثلۃ من الاخرین
ھو قومک فقط ومن قولہ تعالیٰ ثلۃ
من الاولین ھم اصحاب النبی
صلعم ومن تبعھم والسادس عشر فی سورۃ
الجمعۃ فی الربع الثالث من الجزء
الثامن والعشرین قولہ تعالیٰ
واخرین منھم لما یلحقوا بھم
روی عن المھدی الموعود انہ
قال ان اللہ تعالیٰ امرلی ان المراد من
قولہ تعالیٰ واخرین منھم قومک
فقط ومن الرسول منھم ذاتک
اقول الحق ما قال لان ھذا المعنی
ظاھر فی بیان الایۃ لان قولہ تعالیٰ
واخرین منھم معطوف علی
الامیین والمعنی ھو الذی بعث
فی الامیین رسولا وھو محمد صلعم
وفی الاخرین رسولا وھو المھدی
الموعود لما یلحقوا بھم یدل علی
انھم سوف یاتون فی آخر الزمان ھم

نبی صلعم کے اصحاب اور ان کے تابعین ہیں اور
اللہ تعالےٰ کے قول اور ایک جماعت ہے آخرین
سے. اس امت کے پچھلے لوگ مراد ہیں اور وہ
فقط تیری قوم ہے. **پندرہویں آیت**
سورۂ واقعہ میں ستائیسویں جزء کے تیسرے ربع
میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک جماعت ہے
آخرین سے. مہدی موعودؑ سے مروی ہے آپ نے
فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ
کے قول ایک جماعت ہے آخرین سے فقط تیری
قوم مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول ایک جماعت
ہے اولین سے نبی صلعم کے اصحاب اور ان کے
تابعین مراد ہیں اور **سولہویں آیت**
اٹھائیسویں جزء میں سورہ جمعہ میں تیسرے
ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واخرین
منھم لما یلحقوا بھم. اور بھیجا آخرین
میں انھیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے امام
مہدی موعودؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے مجھکو حکم فرمایا ہے کہ قولہ تعالےٰ
واخرین منھم سے مراد فقط تیری قوم ہے
اور من الرسول منھم (ان میں کے رسول
مقدر) سے مراد تیری ذات ہے میں کہتا ہوں
حق وہی ہے جو مہدی موعودؑ نے فرمایا کیوں کہ
یہ معنی ظاہر ہیں آیت کے بیان میں اس لئے
کہ اللہ کا قول واخرین منھم معطوف ہے
امیین پر معنی یہ ہیں کہ وہ خدا جس نے

قوم المهدی الموعودؑ کما قال بامر الله تعالیٰ و
یؤید ذلک ما ذکر فی تفسیر الدیلمی
تحت قوله تعالیٰ افمن کان علی بینة من
ربه ناقلاً عن کشف الحقایق
فان قیل لم لم یذکر فی القرآن اسم
المهدی صریحاً لان الله تعالیٰ لم یترک
فیه ذکر ای شیء فکیف ترک
ذکره قیل لم یذکر اسمه رعایة للنبی
صلعم لان دعوته کدعوة النبی
وعلمه کعلم النبی وحزبه
کحزب النبی وحاله کحال النبی
وذاته کذات النبی وصبره
کصبر النبی وتوکله کتوکل النبیؑ و
فی اکثر صورة وسیرة سواء له
وان لم یذکر اسمه صریحاً لکن
ذکره فیه ضمناً وکنایة کما ذکر
النبی صلعم فی کل لفظ الامر
فی جمیع القرآن کما قال الله تعالیٰ
قل هو الله احد ومثله ایضاً
فی علم النبیؑ شانه سراً وکناً
وفی قوله تعالیٰ وآخرین معطوف
علی الامیین ای بعث الله رسولاً
فی الآخرین منهم لما یلحقوا بهم
فالمراد من الرسول فی الآخرین
المهدی انتهی فعلم من هذا

بھیجا رسول کو امیین میں وہ رسول محمدؐ ہیں اور
بھیجا آخرین میں رسول کو وہ رسول مہدی موعودؑ
ہیں لما یلحقوا بھم دلالت کرتا ہے آخر زمانہ
میں آئندہ الی قوم پر وہ مہدی موعودؑ کی قوم ہے
جیسا کہ مہدی موعودؑ نے اللہ کی مراد بیان فرمائی
ہے۔ اور اس کی تائید کرتی ہے وہ چیز جو تفسیر
دیلمی میں اللہ تعالیٰ کے قول افمن کان علی
بینة من ربه کے تحت کشف الحقایق
کے حوالہ سے ذکر کیگئی ہے کہ پس اگر کہا جائے
کہ قرآن میں مہدیؑ کے نام کا ذکر کس لئے واضح
طور پر نہیں کیا گیا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے
کسی چیز کا ذکر قرآن میں نہیں چھوڑا پس کس
طرح چھوڑ دیا مہدیؑ کا ذکر تو کہا جائے گا کہ
مہدیؑ کے نام کا ذکر نبیؐ کی رعایت سے نہیں کیا
ہے کیوں کہ مہدیؑ کی دعوت نبیؐ کی دعوت
کے مانند اور مہدیؑ کا علم نبیؐ کے علم کے مانند
اور مہدیؑ کا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند اور
مہدیؑ کا حال نبیؐ کے حال کے مانند اور مہدیؑ
کی ذات نبیؐ کی ذات کے مانند اور مہدیؑ کا
صبر نبیؐ کے صبر کے مانند اور مہدیؑ کا توکل نبیؐ
کے توکل کے مانند ہے اور اکثر صورت و سیرت
میں مہدیؑ نبیؐ کے برابر ہے اور اگرچہ کہ مہدیؑ
کے نام کا ذکر صریح طور پر نہیں ہے لیکن مہدیؑ
کا ذکر قرآن میں ضمناً و کنایۃً موجود ہے جیسا کہ
نبیؐ کا ذکر ہر لفظ امر میں تمام قرآن میں آیا ہے

النقل ان ذکر المهدی الموعود علیه السلام ثابت فی القرآن وعلمه مستور فی علم النبی صلعم اما اذا خرج هو فاظهر فی حقه وحق قومه ما فی التنزیل بامر الله تعالیٰ لا نزاع فیه لان قوله دلیل قطعی لان من وصل هذا المقام لا یفتری علی الله الکذب کما یفهم من اصول الفقه الحنفیة وکذا روی عن المهدی الموعود ؑ انه قال فمن اظلم ممن افتری علی الله الکذب او کذب بالصدق اذ جاءه (جزء ۲۴ رکوع ۱) وایضا ان الآیة تدل بمنطوقها علی ان اصحاب المهدی الموعودؑ یکونون امیین کما کان اصحاب النبی صلعم لیکون تعلیمهم الکتاب والحکمة وتزکیهم عن ادناس الجاهلیة دلیلاً علی صحة الرسالة والهدایة فافهم جدا فانه بین والسابع عشر فی سورة القیٰمة فی الربع الثالث من الجزء التاسع والعشرین قوله تعالیٰ ثم ان علینا بیانه قال الامام المهدی الموعود علیه

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہدے اللہ ایک ہے۔ اور اس کے مانند دوسری آیتیں ہیں نیز مہدیؑ کی شان جو صراحۃً و کنایۃً قرآن میں مذکور ہے اس کا علم نبیؐ کو تھا اور اللہ تعالیٰ کا قول وآخرین معطوف ہے امیین پر یعنے بھیجا اللہ نے ایک رسول کو ان میں کے آخرین میں جو نہیں ملے امیین سے پس آخرین میں رسول سے مراد مہدیؑ ہی کی ذات ہے انتہی پس اس نقل سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور اس کا علم نبیؐ کے علم میں پوشیدہ رہا جب مہدی ظاہر ہوئے اور اپنے حق میں اور اپنی قوم کے حق میں جو کچھ قرآن میں پوشیدہ ہے اللہ کے حکم سے ظاہر فرمائے تو اس کے قبول کرنے میں کوئی نزاع نہ ہوگی کیونکہ مہدیؑ کا قول دلیل قطعی ہے اس وجہ سے کہ جو شخص اس مقام پر پہونچے وہ اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں باندھتا ہے چنانچہ یہ بات فقہ حنفیہ کے اصول سے سمجھی جاتی ہے اور اسی طرح مہدی موعودؑ سے مروی ہے آپنے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پیش فرمایا ہے کہ پھر اس سے بڑھکر ظالم کون جس نے جھوٹ کہا اللہ پر اور جھٹلایا سچے کلام کو جبکہ وہ اس کے پاس آیا۔ اور نیز آیت کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مہدی موعودؑ کے اصحاب امی ہونگے جیسا کہ نبیؐ کے اصحاب امی تھے تا کہ ان کو کتاب و حکمت سکھانا اور ان کو جہالت کی کثافت سے پاک کرنا رسالت و ہدایت کی صحت کی دلیل ہوسکے پس خوبی سے سمجھ لے

السلام بامر الله ان علینا بیانه ای
بلسان المهدی الموعود و هو ذلك
یعنی لزمنا علیك بیانه
لازما بتعلیمنا اقول الحق ما قال
لان هذا المعنی ظاهر فی سیاق
الآیة قوله تعالی لا تحرك
به لسانك لتعجل به ای
احفظ لسانك عن تعجیل القرآن
ان علینا جمعه وقرآنه ای
علینا لازم جمع القرآن وقرأته
لا علی غیرنا فاذا قرأناه بالترتیل
فاتبع قرآنه ای فاقرأ بعد
قرأتنا یعنی لزمنا علیك
قرأة القرآن بتعلیمنا
بالترتیل کما فی قوله تعالی
ورتل القرآن ترتیلا ثم
ان علینا بیانه (جز ۲۹ رکوع ۱۷)
ما فی ضمیر اللفظ یعنی انا نبین
معانی القرآن بلسان المهدی
الموعود علیه السلام فی آخر الزمان و
ان قیل کیف یصلح هذا القول ان تنزیل القرآن
خاص للنبی صلعم و تنزیل البیان خاص
للمهدی الموعود علیه السلام
یقال معلوم علی الخاص و
العام ان الله تعالی انزل القرآن علی

کہ یہ بات ظاہر ہے **ستر ہویں آیت**
سورۂ قیامت میں انتیسویں جُزو کے تیسرے
ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر تحقیق
ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا امام مہدی
موعودؑ نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ تحقیق ہمارے
ذمہ ہے بیان اس کا یعنی مہدی موعودؑ کی زبان
ہے اور وہ تیری ذات ہے یعنی ہم نے تجھ پر لازم
گردانا ہے بیان اس کا (قرآن کا) اپنی تعلیم سے
میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ نے فرمایا کیونکہ
یہی معنی سیاق آیت سے ظاہر ہیں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو
جلد اس کو یاد کرے یعنے اپنی زبان کو قرآن کے
یاد کرنے میں عجلت سے محفوظ رکھ بیشک ہمارے
ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا یعنے
ہم پر لازم ہے قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا
ہمارے سوائے کسی اور پر نہیں پس جب ہم
پڑھیں اس کو ٹھیر ٹھیر کر تو پیروی کر اس کے
پڑھنے کی یعنے پڑھ ہمارے پڑھنے کے بعد
یعنے تجھ پر قرآن کو ہماری تعلیم سے ترتیل کیساتھ
پڑھنا لازم کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں
ہے اور ٹھیر ٹھیر کر قرآن پڑھا کر پھر ہمارے
ذمہ ہے بیان اس کا جو لفظ کے ضمیر میں ہے
یعنے ہم بیان کریں گے قرآن کے معانی مہدی
موعود علیہ السلام کی زبان سے آخر زمانہ میں اور
اگر کہا جائے کہ یہ قول کیسے درست ہو سکتا ہے کہ

حبیبہ صلعم فی ثلث وعشرین سنۃ نجما نجما علی وقت الحاجۃ واضاف جمعہ وقرانہ وبیانہ الیہ کما فی قولہ تعالیٰ. ان علینا جمعہ وقرانہ وقولہ تعالیٰ ثم ان علینا بیانہ فجمعہ اللہ تعالیٰ بعد النبی صلعم عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کما ھو مشھور لایخفی علی الخاص والعام وکذلک القران عن القراء وھذا ایضا مشھور لا یخفی علی احد وکذلک البیان عن المھدی الموعود علیہ السلام واللہ اعلم بمرادہ لانہ فعال لما یرید (جزء ۳۰ رکوع ۱۰) واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون (جزء ۱۲ رکوع ۱۳) لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون (جزء ۱۷ رکوع ۲) فعلم من ذلک ان اللہ تعالیٰ اسس بنیان الکتاب علی الترتیب المذکور حتی یتم معناہ علی المھدی الموعود علیہ السلام لانہ خاتم الولایۃ المحمدیۃ وعالم باسرار کتاب اللہ وذلک من عھدتہ

قرآن کی تنزیل نبی صلعم کے ساتھ خاص ہے اور بیان کی تنزیل مہدی موعودؑ کے ساتھ خاص ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ بات خاص وعام کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو اپنے حبیب صلعم پر تئیس سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے ضرورت کے وقت نازل فرمایا اور اس کے جمع کرنے اور پڑھنے اور اس کے معانی بیان کرنے کو اپنی جانب منسوب فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان پس نبی صلعم کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حضرت عثمان بن عفان رضؓ کے ہاتھوں جمع کیا چنانچہ یہ بات مشہور ہے خاص وعام پر مخفی نہیں اسی طرح قاریوں سے قرآن پڑھایا اور یہ بھی مشہور ہے کسی پر مخفی نہیں اور اسی طرح قرآن کا بیان مہدی موعودؑ سے ہوا اور اللہ ہی جانتا ہے اپنی مراد کو کیونکہ وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے. اور اللہ غالب ہے اپنے امر پر ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اس سے اس امر کی پوچھ نہیں جو وہ کرے اور لوگوں سے پوچھ ہوتی ہے نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کی بنیاد ترتیب مذکور پر قائم کی حتیٰ کہ اس کے معنی کو مہدی موعودؑ پر تمام کیا کیونکہ مہدی موعودؑ خاتم ولایت مصطفی اور عالم اسرار کتاب اللہ ہیں معانی قرآن کا بیان آپ ہی کا منصب ہے چنانچہ عبدالرزاق کاشی نے اپنی تفسیر مسمی بہ تاویلات

كما قال عبد الرزاق الكاشي في تفسيره
المسمى بتاويلات القرآن حيث
جعل الم قسما وجوابه محذوفا
وهو لانا نبين لذلك الكتاب الموعود
على السنة الانبياء وفي كتبهم انه
يكون مع المهدي في آخر الزمان
لا يعلمه كما هو الا هو كما قال عيسىٰ
نحن ناتيكم بالتنزيل واما
التاويل فسياتي به الفارقليط
في آخر الزمان انتهى جعل الشيخ
عبد الرزاق الفارقليط بلسان
عيسىٰ عبارة عن محمد المهدي
وان جعل غيره عن محمد النبي صلعم
الحق ما قال الشيخ عبد الرزاق
لان قول عيسىٰ نحن ناتيكم بالتنزيل
يشتمل لجميع الانبياء المنزل عليهم
الكتب والصحف من لدن آدم
الى نبينا عليهم السلام كما يشتمل
قول النبي عليه السلام نحن معاشر
الانبياء لا نرث ولا نورث اي جميع
الانبياء فعلم من ذلك ان حق
الانبياء الكل ان ياتي بالتنزيل وحق
المهدي الموعود عليه السلام ان
ياتي بالتاويل وذلك من عهدته
من الله تع كما قال الله تعـ ثم ان علينا

القرآن میں کہا جہاں کہ اس نے قرار دیا ہے آلم
کو قسم اور اس کے جواب کو محذوف اور وہ
جواب محذوف یہ ہے کہ بیشک میں بیان
کرنے والا ہوں اس کتاب کو (قرآن کو جو محمدؐ پر
نازل ہوا ہے) جس کا وعدہ انبیاء کی زبانوں
پر کیا گیا ہے۔ اور ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ
قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہوگا آخری زمانہ میں اور
نہیں جانیگا قرآن کے بیان کو جیسا کہ اس کو جاننے
کا حق ہے مگر مہدیؑ جیسا کہ فرمایا عیسیٰؑ نے کہ ہم
تمہارے پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں ہی
تاویل (معنی) پس لائیگا اس کو فارقلیط آخری
زمانہ میں انتہی شیخ عبدالرزاق نے فارقلیط سے
مراد جن کا نام زبان عیسیٰؑ سے ادا ہوا محمد مہدیؑ
سے لی ہے اگرچہ کہ دوسروں نے محمد نبیؐ مراد لی ہے
اور حق وہی ہے جسکو شیخ عبدالرزاق نے کہا
کیونکہ عیسیٰؑ کا قول کہ ہم تنزیل کو لاتے ہیں ان
تمام انبیاء کو شامل ہے آدمؑ سے ہمارے نبیؐ تک
جن پر کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے جیسا کہ
شامل ہے نبیؐ کا قول کہ ہم انبیاء کا گروہ ہیں نہ ہم
کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث
ہوتا ہے یعنے تمام انبیاء پس اس سے علوم ہوا
کہ تمام انبیاء کا حق یہ ہے کہ تنزیل کو لائیں اور
مہدی موعودؑ کا حق یہ ہے کہ تاویل کو لائیں اور
یہ بات اس عہدہ کی وجہ سے ہے جو اللہ سے
مہدی موعودؑ کو ملا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بیانہ بلسان المہدی الموعود علیہ السلام فی آخر الزمان لا یعلم کما ھو الا ھو وعلیٰ ھذا الاعتقاد اصحاب المہدی الموعودؑ کلھم ۔

والثامن عشر فی سورۃ البینۃ فی الربع الرابع من الجزء الثلثین قولہ تعالیٰ وما تفرق الذین اوتوا الکتٰب الا من بعد ما جاء تھم البینۃ روی عن المہدی الموعودؑ انہ قال ان اللہ تعالیٰ امرلی ان المراد من اوتوا الکتٰب علماء زمانک وبالبینۃ المہدی الموعودؑ وھو ذاتک اقول الحق ما قال لان سیاق الآیۃ یدل علی ھذا المعنی یعنی اخبر اللہ تعالیٰ لحبیبہ صلعم ما تفرق علماء امتک من احکام الکتاب وبیان الشرائع بموافقۃ اھوائھم الا من بعد ما جاء تھم البینۃ المہدی الموعودؑ لان ما امر لھم من احکام الکتٰب وبیان الشرائع الا ما امر اللہ لہ بہ ولا یکون تابعا للاختلاف الاجتہادی بل ھو یکون حاکما فی اختلافھم کما فی الحدیث ورد فی حقہ یختم اللہ بہ الدین کما فتحہ بنا اخرجہ جماعۃ من الحفاظ فی کتبھم منھم ابو القاسم

پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان یعنے مہدی موعودؑ کی زبان سے آخر زمانہ میں نہیں جانیگا قرآن کے بیان کو جیسا کہ اس کو جاننے کا حق ہے مگر مہدی اور مہدی موعودؑ کے تمام اصحاب کا اعتقاد یہی ہے ۔

اٹھارویں آیت سورۂ بینہ میں تیسویں جزو کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اختلاف نہیں کیا ان لوگوں نے جن کو کتاب دیگئی مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس بینہ مہدی موعودؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان لوگوں سے مراد جن کو کتاب دیگئی تیرے زمانہ کے علماء ہیں اور بینہ سے مراد مہدی موعودؑ ہے وہ تیری ذات ہے میں کہتا ہوں حق وہی ہے جس کو مہدی موعودؑ نے فرمایا کیوں کہ سیاق آیت اس معنی پر دلالت کرتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو خبر دی ہے کہ تیری امت کے علما اپنی خواہشوں کی موافقت کرکے کتاب کے احکام اور شریعتوں کے بیان سے مہدی موعودؑ بینہ کے آنے کے بعد متفرق ہوئے کیوں کہ مہدیؑ نے کتاب کے احکام اور شریعتوں کا بیان ان کے سامنے اتنا ہی کیا جتنا اللہ نے اس کو بیان کرنے کا حکم کیا اور مہدیؑ اجتہادی اختلافات کا تابع نہیں بلکہ ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنے کی حکومت رکھتا ہے چنانچہ حدیث میں مہدیؑ کے شان میں آیا ہے کہ اللہ اس پر (مہدیؑ پر) دین کو ختم کرے گا جیسا کہ اس کو

الطبرانی وابونعیم الاصفہانی
وعبدالرحمن بن حاتم وابوعبداللہ نعیم
بن حماد وغیرھم واذا حکم علی
خلاف رائہم فی العقائد
والاعمال تفرقوا تفرقاً قویاً وعاندوا
عناداً شدیداً کما یختلف الکفار
من اھل الکتاب بک وکان عادتھم
فی کل زمان عند بعث البینۃ
کما فی التنزیل وما اختلف فیہ
الا الذین اوتوہ من بعد ما جاء
تھم البینات بغیاً بینھم. وما امروا
ای ما امر اللہ لہم فی کل کتاب من
التوریت والانجیل والزبور
والفرقان الا لیعبدوا اللہ مخلصین
لہ الدین حنفاء ویقیموا
الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وذالک
دین القیمۃ وفیہ دلیل
علی ان البینۃ لا یدعوا الا الی
ھذا الدین الحنیف وھو عبادۃ
اللہ تعالیٰ والاخلاص بہ واقامۃ
الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ فھو بینۃ
الحق وداع علی الصدق ومن لم
یجب ھذہ البینۃ فھو من
الکافرین کما اخبر اللہ تع عن
حالھم ان الذین کفروا من اھل

ہم سے شروع کیا۔ اس حدیث کو حافظوں کی ایک
جماعت نے اپنی کتابوں میں سند سے بیان
کیا ہے جنہیں ابوالقاسم طبرانی ابونعیم اصفہانی
عبدالرحمن بن حاتم اور عبداللہ نعیم بن حماد وغیرہ
ہیں اور جب مہدی نے عقاید واعمال میں انکی رائے
کے خلاف حکم فرمایا تو انھوں نے بہت اختلاف
کیا اور بڑی بے راہ روی کی جیسا کہ اہل کتاب
میں کے کفار تجھ سے (اے محمد) اختلاف کرتے
تھے اور ان کافروں کی عادت ہر زمانہ میں ہر بینہ
(ہر خلیفہ خدا) کے مبعوث ہونے کے وقت
ایسی ہی رہی جیسا کہ قرآن شریف میں ہے کہ
اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر انہی لوگوں نے
جن کو کتاب ملی تھی اس کے بعد کہ آچکیں ان
کے پاس کھلی کھلی نشانیاں حسد کی جہت سے
جو ان میں ہے اور ان کو حکم نہیں کیا گیا۔ یعنے
اللہ نے ان کو ہر کتاب یعنے توریت انجیل زبور
اور فرقان میں حکم نہیں کیا مگر اس بات کا کہ
وہ عبادت کریں اللہ کی اپنے دین کو اللہ کے
لئے خالص کرکے ماسوی اللہ سے منھ موڑ کر محض
خدا کے ہو رہیں قائم رکھیں نماز کو اور ادا کریں مال
کی زکوٰۃ اور یہی ہے ٹھیک اور سچا دین (دین
اسلام یہی ہے) اور اس میں دلیل ہے اس بات
پر کہ بینہ یعنے مہدی موعود نہیں بلائیگا مخلوق کو
مگر اسی دین حنیف کی طرف اور وہ اللہ کی عبادت
کرنا اور اللہ سے اخلاص رکھنا اور نماز قائم کرنا

الکتاب والمشرکین فی نار جہنم
خالدین فیہا و یوعد ہذا
ما قال اللہ تع و من یکفر بہ من
الاحزاب فالنار موعدہ
اولئک ہم شر البریۃ
ای ہم شر من خلق اللہ و
ہم الکافرون لان اللہ تعٰ شبہہم
بالانعام بل ہم اضل اولئک
ہم الغافلون لانہم
لا یسمعون دعوۃ البینۃ و ینکرون
بہا ان الذین امنوا ای
امنوا بدین القیمۃ و
عملوا الصالحات ای
ای عملوا بموافقۃ دعوۃ
البینۃ اولئک ہم
خیر البریۃ و فیہ
دلیل علی ان من یوافق بدعوۃ
البینۃ بدین القیمۃ
فہو خیر من خلق اللہ تع
جزاؤہم عند ربہم
جنات عدن تجری من
تحتہا الانہار خالدین
فیہا ابدا ہذا اعطاء محدود
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ و
ہو رضاء غیر محدود لا یحصی

اور زکوٰۃ دینا ہے پس وہ مہدی موعودؑ ہے جو اس دین حنیف پر ہے وہی حق کا بینہ ہے اور راستی پر بلانے والا ہے اور جس نے اس بینہ (مہدی موعودؑ) کی دعوت قبول نہیں کی تو وہ کافروں سے ہے جیسا کہ اللہ نے ان کے حال کی خبر دی ہے کہ بیشک جو لوگ منکر ہوئے (بینہ یعنے مہدی موعودؑ سے) اہل کتاب اور مشرکین میں سے تو وہ دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اس فرمان کی تائید کرتا ہے اللہ کا یہ فرمان کہ۔ اور جو شخص کہ انکار کرے اس کا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہی لوگ (منکرین) بدترین خلایق ہیں۔ یعنے وہ اللہ کی مخلوق سے زیادہ برے ہیں اور وہی لوگ کافر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چوپایوں سے تشبیہ دی ہے بلکہ ان سے بھی گئے گذرے وہی لوگ غافل ہیں اس لئے کہ وہ لوگ بینہ کی دعوت کو سنتے نہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں بیشک جو لوگ ایمان لائے۔ یعنے دین راست پر ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات دنیا) کئے یعنے بینہ کی موافقت میں عمل کئے۔ وہی لوگ بہترین خلایق ہیں اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ جو شخص بینہ یعنے مہدی موعودؑ کی موافقت کرے گا دین راست کے ساتھ تو وہ اللہ کی مخلوق سے بہتر ہے ان کی جزا ان کے پروردگار

تحت الضبط ذلك اشارة الى جنات ورضاء الله تعالى لمن خشى ربه اى لمن امن ببينة ربه بلا سوال ولا جواب كما امن اصحاب النبى والمهدى كلهم بلا طلب الحجة والدليل كما وصف الله لهم يؤمنون بالغيب تمت نقول صاحب الزمان بعون الملك الرحمان مع اوضح البيان كما قال مولانا عبد الرحمن الجامى فى لوايحه

کے ہاں رہنے کے باغ ہیں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ یہ محدود عطا ہے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ اور یہ رضامندی غیر محدود ہے جس کا شمار نہیں کر سکتے یہ یعنے جنت اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس شخص کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔ یعنے اس شخص کے لیے ہے جو اپنے پروردگار کے بیّنہ یعنے مہدی موعودؑ پر ایمان لایا بغیر سوال اور جواب کے جیسا کہ ایمان لائے نبی اور مہدی علیہما السلام کے سارے اصحاب رضٰ بغیر طلب کرنے حجت و دلیل کے چنانچہ اللہ نے ان کی تعریف کی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں تمام ہوئے نقول صاحب الزمانؑ کے اللہ تعالیٰ کی مدد سے واضح بیان کے ساتھ چنانچہ مولانا عبد الرحمن جامیؒ نے لوایح میں فرمایا ہے کہ

رباعی

سفتم گہری چند چو روشن خرداں
در ترجمۂ حدیث عالی سنداں
باشد زمن ہیچمداں معتمداں
ایں تحفہ رسانند بشاہ ہمداں
کذا ھھنا ایں تحفہ رسانند بقوم مہدویاں
المسئول من ارباب الصفا ان یصلحوا ما فیہ من السھو والخطا واریدان یجعلنی اللہ بسببھا

روشن عقل والوں کے مانند چند موتی پروئے ہیں
سند عالی رکھنے والوں کی حدیث کے ترجمہ میں
امید ہے کہ مجھ ہیچمداں کی جانب سے معتمد اصحاب
یہ تحفہ شاہ ہمداں کے حضور میں پہنچا دیں
اسی طرح یہاں بھی یہ تحفہ مہدویوں کو پہنچائیں
صاف باطن رکھنے والوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر اس میں کوئی سہو و خطا پائیں تو درست کر دیں میری مراد یہ ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ مجھے

فیمن یحبہ ویعطی بہا ماھو
رضائہ والا نہ از بے حاصلی خود سر از
خجالت برنتوانم آورد

بیت

عبدالغفور بے بضاعت وزر آمدہ
چوں زال از خریدن یوسف بر آمدہ

توقع از ہر یک خوانندہ آں کہ بوقت خوشدلی
خود ایں محتاج را بدعاء فاتحہ یاد دارد

وکان الخط فی القرطاس دھرا
وکاتبہ رمیما فی التراب
قلیل عمرنا فی دار دنیا
ومرجعنا الی بیت التراب

اپنی محبت رکھنے والوں میں داخل کرے اور جس بات میں اس کی خوشنودی ہے وہ عطا کرے ورنہ اپنی بے حاصلی کے باعث خجالت سے سر نہ اٹھا سکوں گا۔

عبدالغفور بے بضاعت اور بے زر آیا ہے
اس بڑھیا کی طرح جو یوسف کو خریدنے کیلئے نکلی تھی

توقع ہر پڑھنے والے سے یہ ہے کہ اپنی خوشدلی
کے وقت دعائے فاتحہ سے اس فقیر کو یاد کرے

تحریر کاغذ پر زمانہ دراز تک رہتی ہے
اور کاتب زیر زمین شامل خاک رہتا ہے
ہماری عمر اس دار دنیا میں بہت تھوڑی ہے
اور ہماری واپسی کا مقام قبر ہے

رہتی ہے زمانۂ دراز تک تحریر
کاتب زمین کی خاک میں ملا ہے
تھوڑی سی ہے عمر اس دار دنیا میں
مسکن ہے ہمارا گورستان

المرقوم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ (ترجمہ از مولانا سیالنیدولا ور عرف حضرت گورے میاں صاحب)

طباعت بار دوم در ۱۳۸۶ھ